دعا اور دعائیں

مرتبہ

محمد بشیر جمعہ

ٹائم مینجمنٹ کلب

ایصال ثواب یا کار خیر کے طور پر تقسیم کرنے کے لیے
دعاؤں کا یہ کتابچہ لاگت میں شراکت کی قیمت پر، ایک ہزار
یا اس سے زیادہ تعداد میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔ براہ کرم
اس پتہ پر رابطہ کیجیے:

Time Management Club

only for contact by post or courier:
52/A, Khayaban-e-Hilal, DHA Phase VI
Karachi-75500, Pakistan
Mobile/SMS: 0300-829 6005, 0300-291 0683
Website: www.timemanagmentclub.com
basheerjuma@hotmail.com

اس کتاب میں شامل دعاؤں کا عربی سے اردو ترجمہ ان حضرات نے کیا ہے:
- مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی کاندھلوی
- مولانا محمد عبدالغفور شاکر
- محمد بدر العالم میرٹھی
- مولانا عبدالرشید نعمانی

فہرست

۱۔ دعا انسانی فطرت ہے	۶
۲۔ سعی وعمل کے ساتھ دعا	۶
۳۔ رب العالمین اور دعا	۷
۴۔ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور دعا	۸
۵۔ بے چینی اور افسردگی کے اسباب اور دعا کے ذریعے اطمینان قلب	۹
۶۔ دعا۔ انمول ہیرا	۱۰
۷۔ دعا اور انسانی سیرت	۱۰
۸۔ قبولیتِ دعا کے عناصر	۱۱
۹۔ دعا کے آداب	۱۳
۱۰۔ وہ افراد جن کی دعائیں بارگاہ الٰہی میں جلد قبول ہوتی ہیں	۱۸
۱۱۔ وہ اوقات جن میں دعا قبول ہوتی ہے	۱۹
۱۲۔ وہ حالات جن میں دعا قبول ہوتی ہے	۲۰
۱۳۔ دعا کے قبول ہونے کی علامت	۲۱
۱۵۔ ہفتہ وار معمول	۲۲
۱۶۔ دعائیں	۲۳

عرضِ مرتب

دعا اللہ کی نعمت ہے جس سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔
دعا کے آداب ہیں جن کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔
دعا کے قرآنی اور نبوی الفاظ ہیں اور ان کی اپنی لذت و کیفیت ہے۔
یہ قرآنی، نبوی اور اسلاف کی دعاؤں کا مجموعہ ہے۔
مگر سب دعائیں اردو میں دی گئی ہیں تاکہ عام فرد میں رغبت پیدا ہو اور وہ اصل الفاظ کی تلاش میں جاسکے۔ دعا کے موضوع پر یہ کتابچہ کئی کتابوں سے ماخذ ہے۔ جن کی فہرست درج ہے۔ اور دعائیں۔ ''منتخب مجموعہ اوراد' طابع ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی اور الحزب الاعظم طابع مسجد بنوری ٹاؤن سے اخذ کی گئی ہیں۔آپ سے گزارش ہے کہ عربی عبارت کے لیے ان کتابوں کا مطالعہ کریں۔ دعاؤں کو پہلی بار پڑھتے ہوئے نشان لگائیں۔ پھر صفحہ ۲۲ پر دیے گئے چارٹ میں ان دعاؤں کے نمبر لکھ کر اپنا معمول بنائیں۔
یہ مجموعہ ہم سب کی دنیا و آخرت کی بہتری کے لیے شائع کیا جا رہا ہے۔

محمد بشیر جمعہ

دعا اور دعائیں

دعا انسانی فطرت ہے

علامہ فضل الٰہی عارف اپنی کتاب فلسفۂ دعا میں لکھتے ہیں۔

دعا مانگنا حسین انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ چنانچہ جب ہم مبتلائے آلام ہوتے ہیں اور مصیبتیں ہمیں چاروں طرف سے آ گھیرتی ہیں تو ہمارے ہاتھ دعا کے لیے بے اختیار اٹھ جاتے ہیں۔ دلِ مضطرب سے معاً الفاظ پکار بن کر نکلتے ہیں، بے ساختگی میں نکلی ہوئی یہی آواز...... دعا کہلاتی ہے۔

مصیبت میں پکارنے کی جبلّت ایک مسلّمہ حقیقت ہے۔ انسان اپنے اس جبلی ادراک کے تحت ایک برتر ہستی کے سامنے اپنے عجز کا اعتراف کرتا ہے اور اسے فریاد رس سمجھ کر امداد و اعانت کا طالب ہوتا ہے۔ دین فطرت کا ترجمان بھی اس انسانی فطرت پر ان الفاظ میں روشنی ڈالتا ہے۔ جب انسان کو کوئی نقصان پہنچے تو اپنے پالنے والے کو پکارتا ہے اور ہمہ تن اسی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ پکارنے کی اس جبلّت کی تعدیل کی صحیح صورت اللہ اور صرف اللہ سے دعا مانگنا ہے۔

سعی و عمل کے ساتھ دعا

فلسفۂ دعا کے مصنف آگے لکھتے ہیں کہ تجربہ اور وجدان اس امر پر کافی دلائل رکھتے ہیں کہ محض عمل کافی نہیں بلکہ کامیابی کے لیے سعی و عمل کے ساتھ ساتھ دعا کا دامن بھی ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیے۔ تائیدایزدی کے ہم ہر حال میں محتاج ہیں۔ اکثر اوقات ہمارے ارادے اور کام شرمندۂ تکمیل نہیں ہو پاتے، حالانکہ اپنی فہم و فراست کے مطابق ہم نے درست ذرائع کو استعمال کیا ہوتا ہے۔ حضرت علیؓ اسی حقیقت سے وجود الہ پر حجت قائم کرتے ہیں۔ آپ کا مشہور قول ہے ''**عرفت ربی بفسخ العزائم**'' میرے کچھ ارادے تھے جو پورے نہ ہو سکے، میرے کچھ عزائم تھے جو ٹوٹ گئے حالانکہ میں نے پوری کوشش کی تھی اور صحیح طریقہ کار اختیار کیا تھا۔ اس سے میں نے سمجھ لیا کہ مجھ سے بالا کوئی ہستی

ضرور ہے، جب تک وہ نہ چاہے، میرا کوئی کام پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔

دعا یقیناً، ہمارے عزائم اور ہمارے ارادوں کو کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار کرنے میں مدد دیتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب میں جنگ میں فلاح و کامرانی کے لیے عمل، یعنی ثابت قدمی کے ساتھ ہی ذکر اللہ، یعنی دعا ضروری قرار دی۔

رب العالمین اور دعا

قرآن حکیم میں دعا کے سلسلے میں چند آیات یہ ہیں۔

- پس اللہ کو پکارو اس کے لیے اپنی اطاعت کو خالص کرتے ہوئے۔
- اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں بتا دیجیے کہ میں ان سے قریب ہی ہوں، پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ انہیں میری دعوت قبول کرنی چاہیے اور مجھ پر ایمان لانا چاہیے تاکہ وہ راہِ راست پر چلیں۔
- تمہارے رب نے فرمایا کہ مجھے پکارو۔ میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔
- ہاں ! اللہ تعالی سے اس کے فضل کی دعا مانگتے رہو۔
- اپنے رب کو عاجزی وزاری کے ساتھ پکارو۔

احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح کیا ہے کہ دعا، عبادت کا جوہر ہے۔ دعا کی عظمت کا اعلان کرتے ہوئے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے (بروایت ابو ہریرہؓ) فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ باعظمت نہیں ہے۔ (ترمذی/ابن ماجہ)۔

- ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان دعا مانگے اور اس میں کوئی ایسی دعا نہ ہو جس میں گناہ یا قرابت داری کے انقطاع کا ذکر ہو تو اللہ دعا مانگنے والے کو ان تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا فرما دیتا ہے۔

ا۔ یا تو اس کا مقصد جلد پورا کر دیتا ہے۔

۲۔ یا اس کی دعا کو آخرت کے لیے ذخیرہ بنا رکھتا ہے۔

۳۔ یا مانگنے والوں کی کوئی ایسی ہی یا اتنی ہی برائی دور کر دیتا ہے جتنی کہ اس نے دعا میں نفع کی

خواہش کی تھی۔

یہ سن کر صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم) نے عرض کی۔ اب تو ہم بہت دعا کیا کریں گے۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں کیا کرو، اللہ تعالیٰ کا فضل بہت ہی زیادہ وسیع ہے (مسند احمد)۔

ایک اور حدیث میں جو کہ جامع ترمذی میں ہے، اس بات کا ذکر آیا ہے کہ قبولیتِ دعا کی صورت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی مصیبت اس کے برابر ٹال دیتا ہے۔

- حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا کرو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ مانگنے کو بہت پسند کرتا ہے۔ اور بہتر عبادت، کشادگی کا انتظار کرنا ہے (ترمذی)۔
- حدیث قدسی ہے : اے میرے بندو! بے شک اگر تمہارا پہلا شخص اور آخری شخص، تمام انسان اور جنات ایک میدان میں کھڑے ہوجائیں اور پھر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر ایک کو عطا کردوں جو کچھ اس نے مانگا ہو تو بھی میرے خزانۂ قدرت میں اتنی بھی کمی نہیں ہوگی جتنی سمندر میں سوئی ڈبو کر نکال لینے سے ہوتی ہے۔ (صحیح مسلم)۔
- آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی بھی تلقین کی کہ چھوٹی چھوٹی حاجتوں کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹاؤ حتیٰ کہ خواہ وہ نمک مانگنا ہو یا جوتی کا تسمہ جبکہ وہ ٹوٹ جائے۔
- جامع ترمذی میں ہے، حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ اس سے ناراض ہوجاتا ہے۔
- جامع ترمذی میں ہے ''اپنی دعاؤں کے قبول ہونے کا یقین رکھتے ہوئے (حضور قلب سے) دعا کیجیے''۔ اللہ ایسی دعا کو قبول نہیں کرتا جو غافل اور بے پروا دل سے نکلی ہو۔
- جو کوئی یہ چاہے کہ پریشانیوں اور تنگیوں کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے تو اس کو چاہیے کہ عافیت اور خوشحالی کے زمانہ میں دعا زیادہ کرے (جامع ترمذی)۔
- تمہارے پروردگار میں بدرجہ غایت، حیا و کرم کی صفت ہے، جب بندہ اس کے آگے مانگنے کے لیے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اس کو شرم آتی ہے کہ اس کو خالی واپس کرے (کچھ نہ کچھ عطا فرمانے کا فیصلہ ضرور فرماتا ہے) (جامع ترمذی)۔
- جس کے لیے دعا کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اس کے واسطے قبولیت کے دروازے بھی کھول دیے جاتے ہیں۔

- اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ دعا اس سے عافیت مانگنا ہے۔
- دعا کے سوا کوئی چیز تقدیر (کے فیصلے) کو نہیں بدل سکتی اور نیکی کے سوا کوئی چیز عمر نہیں بڑھا سکتی۔
- (قضا) وقدر سے ڈرنا کچھ فائدہ نہیں دیتا اور دعا اس بلا سے بھی فائدہ دیتی ہے جو نازل ہو چکی ہو، اور اس بلا سے بھی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئی ہو۔ اور بلا جب اترنے کو ہوتی ہے اور دعا اس سے جا ملتی ہے تو یہ دونوں قیامت تک آپس میں جنگ کرتے رہتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز باعزت نہیں۔
- جو اللہ سے دعا نہیں کرتا اللہ اس پر غصہ ہوتا ہے۔
- دعا کرنے میں کوتاہی نہ کرو اس لیے کہ دعا کے ساتھ ہرگز کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔

بے چینی اور افسردگی کے اسباب اور دعا کے ذریعے اطمینانِ قلب

ہم بے چین، مایوس اور پریشان اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ ہم نے کسی سے امیدیں لگا رکھی ہوتی ہیں اور جب وہ امیدیں پوری نہیں ہو پاتیں تو ہم افسردگی کا شکار ہوتے ہیں۔

عدم سکون کا دوسرا باعث ''ہل من مزید'' کا رجحان ہے، یعنی ایک خواہش اگر پوری بھی ہو جائے تو تسلی نہیں ہوتی بلکہ اس سے ایک اور خواہش پیدا ہوتی ہے اور بالآخر یہ اپنے جلو میں حرمان و یاس کو لاتی ہے۔ لمبی لمبی امیدیں اور خواہشات یقیناً عدم اطمینان کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دینِ فطرت نے ''طول امل'' کی پرزور مذمت کی ہے اور ہمیشہ قناعت کی تعلیم دی ہے۔

دعا، اطمینانِ قلب کے لیے بہترین ذریعہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں جو دعائیں بھی مانگی جائیں گی ان میں غیر ضروری خواہشات کو دخل نہیں ہوگا۔ دعائیں ہماری آرزوؤں، تمناؤں اور خواہشوں میں نکھار پیدا کرتی ہیں اور ہمیں قناعت کی دولت بخشتی ہیں۔ دعا کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اطمینانِ قلب کی نعمت خود بخود حاصل ہو جاتی ہے۔ دل، انقباض کے بعد ایک قسم کی طمانیت، کشادگی اور رنج و الم کے بعد فرحت و انبساط محسوس کرتا ہے۔ ٹامس کارلائل کا نظریۂ مسرت دعا کی حکمت کا ایک پہلو خوب واضح کرتا ہے۔ اس کا نظریہ ہے کہ ہم اگر خوشی کو براہِ راست منتہائے مقصود نہ بنالیں تو خوشی خود بخود حاصل ہو جائے گی۔ ہم جب اپنا مطمحِ نظر براہ راست مسرت کو بنا لیتے ہیں یا تجزیہ کرنے لگتے ہیں تو ہمیں مایوسی ہوتی ہے۔ ذہنی کوفت ہوتی ہے اور ہم دکھی ہوتے ہیں۔

دعا کی خوبی ملاحظہ ہو کہ تکلیف میں ہم دعا مانگتے ہیں تو اس وقت صرف دل کا اطمینان مطمحِ نظر نہیں ہوتا بلکہ ہماری خواہش ہوتی ہے کہ وہ مصیبت دور ہو جائے یا کوئی آرزو پوری ہو۔

چنانچہ، دعا کے بعد خواہ مصیبت دور ہو یا نہ ہو، آرزو پوری ہو یا نہ ہو دل کو تسلی ضرور ہوتی ہے۔ تضرع اور گڑگڑا کر دعا مانگنے سے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ غم و یاس کے بادل جو دل و دماغ پر چھائے ہوتے ہیں وہ اشک بن کر برس جاتے ہیں اور اس طرح دکھ درد کی تلخی کم ہو جاتی ہے۔ قرآن حکیم میں ہے: اچھی طرح یاد رکھو ذکرِ اللہ سے دل اطمینان پاتے ہیں۔

دعا انمول ہیرا

دنیا سکھ و چین کی جگہ نہیں بلکہ تکلیف اور مشقت کی جگہ ہے۔ ہمیں اس دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جس کی زندگی آرام وسکون سے پر ہو۔ انسان کی زندگی میں ایسے نازک دور بھی آتے ہیں جب اسے کسی کی امداد و اعانت کی ضرورت پیش آتی ہے اور اسے اس بھری دنیا میں کوئی ایسی طاقت نظر نہیں آتی جو اس کی مشکلات کو حل کر سکے۔ اسی حالت میں انسان کا دل، دماغ، ہاتھ، پاؤں غرض جسم کا رواں رواں اس پروردگارِ عالم کو پکارتا ہے جس کی بادشاہت کائنات اور عالم کے گوشے گوشے پر ہے اور جس نے اپنے انبیاؑ کے ذریعے ہمیں اک ایسا انمول ہیرا دیا ہے جس کی قدر و منزلت کا ٹھکانا ہی نہیں، اور وہ ہیرا ''دعا'' ہے۔

دعا اور انسانی سیرت

دعا اللہ کی معیت اور مدد کی نشاندہی بھی کرتی ہے، اس لیے ہر قسم کی گھبراہٹ اور پریشانی کے وقت اس کا اثر خوب ظاہر ہوتا ہے۔ جب انسان کو یاد آ جائے کہ اللہ اس کے ساتھ ہے تو سب خوف دور اور کافور ہو جاتے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ ''ان اللہ معناً'' کا یقین نزول سکینہ باعث بنتا ہے۔

استجابتِ دعا پر یقین رکھنے والا کبھی یاس کے سامنے سپر انداز نہیں ہو سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے تو پھر مایوسی اور قنوطیت کیسی! قرآن حکیم میں ہے: ''اپنے نفسوں پر زیادتی کرنے والے میرے بندو! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔''

دعا کی سب سے بڑی خوبی اور بہترین ثمر، انقلابِ نفس ہے کیونکہ اس کے بعد انسان، ظلمت سے نور کی طرف، پستی سے بلندی کی طرف اور ملوثات سے پاکیزگی کی طرف آ جاتا ہے۔

نیک خواہشات، حضورِ قلب اور رب العزت کی بارگاہ میں حاضری کا احساس، مل کر یقیناً انسان کی سیرت میں نمایاں تبدیلی پیدا کر دیتے ہیں۔

قبولیتِ دعا کے عناصر

رحمتِ باری تعالیٰ پر ایمان

قبولیتِ دعا کے لیے رحمتِ یزداں پر ایمان ضروری ہے جس قدر اس کی رحمت عامہ پر ایمان اور ایقان زیادہ راسخ ہوگا اسی قدر دعا جلد قبول ہوگی۔

صحیح مسلم میں ہے ''جب کوئی دعا مانگے تو یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے بلکہ یقین اور پوری اہلیت کے ساتھ دعا مانگے کیونکہ اللہ جو چیز عطا فرماتا ہے اس کا عطا کرنا اس کے لیے دشوار نہیں۔

- کہا جاتا ہے کہ کسی گاؤں میں جب بارش کی دعا کے لیے اعلان ہوا اور گاؤں کے لوگ نماز استسقا کی ادائیگی اور اجتماعی دعا کے لیے میدان میں جمع ہونے لگے تو لوگوں نے دیکھا کہ ایک بچی اپنی چھتری ساتھ لیے دعا میں شریک ہونے آ رہی ہے۔ لوگوں نے اس سے کہا بیٹی ہم تو بارش کی دعا مانگنے کے لیے جمع ہو رہے ہیں تو چھتری لے کر کیوں آ رہی ہے۔ بچی نے جواب دیا۔ جب ہم دعا مانگ کر واپس جا رہے ہوں گے تو اس وقت بارش تو ہو رہی ہوگی۔

بس اگر اس کیفیت اور یقین کے ساتھ دعا مانگی جائے تو قبول کیوں نہ ہوگی۔

- حضرت سعیدؒ بن مسیّب کی شہد کی دکان تھی۔ ایک خاتون پیالہ لے کر آئی اور درخواست کرنے لگی شیخ میرا بچہ بیمار ہے اس کے لیے شہد دے دیں۔ شیخ نے ملازم سے کہا کہ اسے شہد کا کنستر دے دو۔ ملازم نے وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے کہا کہ شیخ یہ ایک پیالہ مانگ رہی ہے۔ شیخ خاموش رہے۔ چند لمحوں کے بعد اس عورت نے پھر کہا کہ شیخ میرا بچہ بیمار ہے اس کے لیے اس پیالہ میں شہد دے دیں۔ شیخ نے ملازم سے پھر کنستر دینے کا کہا اور ملازم نے پلٹ کر وہی جواب دیا۔ اس وقت شیخ نے فرمایا یہ عورت اپنے ظرف کے مطابق مانگ رہی ہے۔ ہم اسے اپنے ظرف کے مطابق دیں گے۔

بس جب ہم اللہ سے مانگتے ہیں تو اپنے ظرف کے مطابق مانگتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا یقین ہونا

چاہیے کہ اللہ ہمیں اپنے ظرف کے مطابق دے گا اور اللہ کا ظرف بہت ہی وسیع ہے۔

توجہ وحضورِ قلب

بے توجہی سے جو کام کیا جائے وہ کبھی پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچتا۔ اس لیے دعا میں بھی توجہ اور شوق ضروری ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے دعا مانگو، اس امر کا یقین کر کے کہ وہ ضرور قبول کرے گا اور اس بات کو جان لو کہ اللہ غافل دل اور کھیلنے والے کی دعا کو قبول نہیں کرتا (جامع ترمذی)۔

احسان اور وسیلہء حسنِ عمل

ہماری دعاؤں کا ایک بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کی بخشش طلب کرنا ہے اور باقی مقاصد ثانوی درجہ رکھتے ہیں۔ بس جب اللہ تعالی سے مہربانی اور عفو کے امیدوار ہیں تو ہمیں خود بھی دوسروں کے ساتھ رحم و مروّت کا سلوک کرنا چاہیے۔

جب ہم کسی بھائی کی ذراسی لغزش معاف نہیں کرتے تو اللہ سے کس منہ سے بخشش طلب کر سکتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ دوسروں پر احسان کرنے اور ان کی غلطیوں کو معاف کر دینے کے بعد اسی عمل کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالی سے اپنی بخشش کی دعا مانگیں۔

تضرع

اللہ تعالی نے تضرع (گڑ گڑا کر) دعا مانگنے کا حکم دیا ہے۔ تضرع میں خوف اور طمع کے جذبات اپنی پوری شدت کے ساتھ کار فرما ہوتے ہیں۔ مگر یہ خوف اپنے گناہوں اور اللہ تعالی کی عدالت کے احساس کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اسی طرح طمع کی وجہ سے انسان رحمت الٰہی کا زیادہ مشتاق اور امیدوار ہوتا ہے۔ درحقیقت دنیا کی کوئی چیز طبعاً بری نہیں۔ اس کا محل استعمال اسے اچھا یا برا بنا دیتا ہے۔ تضرع میں انتہا درجے کا عجز ہوتا ہے جس سے رحمت خداندی از خود ترس کھانے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا: لوگو! میں تمہیں اللہ سے ڈرنے، اس کی پوری صفت و ثنا بیان کرتے رہنے کی، طمع و خوف سے دعائیں مانگنے کی اور دعاؤں میں خشوع و خضوع کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

اکلِ حلال

موجودہ زمانے میں دعا کے قبول نہ ہونے کا ایک سبب اکلِ حرام بھی ہے۔ ہمارے نزدیک حلال و حرام کا تصور جانوروں کے گوشت تک محدود ہوکر رہ گیا ہے۔ ہم کوے اور چیل کے گوشت کو اس لیے نہیں کھاتے کہ یہ حرام ہیں اور خنزیر کا نام سن کر تھوکنے لگتے ہیں، مگر رشوت کو شیرِ مادر سمجھ کر ہضم کر لیتے ہیں۔ غیبت کو قرآن پاک نے مردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تعبیر کیا ہے اور ہماری کوئی محفل غیبت کے بغیر نہیں جمتی۔ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ جب تک انسان کا کھانا پینا پاک اور حلال نہ ہو اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

اسلام میں چونکہ دین و دنیا کی تفریق نہیں ہے، لہٰذا ہر مسلمان پر نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے لوگوں کو باز رکھنے کا فریضہ عائد ہوتا ہے۔ اسلام کے نظریے کے مطابق تارک الدنیا سے زیادہ ایک مصلح کی دعا میں اثر ہوتا ہے جس کی زندگی جدوجہد کی زندگی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے (دو باتوں میں سے ایک ضرور ہوگی یعنی یا تو) تم البتہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو گے (اور یا) عنقریب اللہ تم پر عذاب نازل فرمائے گا اور اس وقت تم اللہ سے دعا مانگو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی (ترمذی)۔

دعا کے آداب

- دعا صرف اللہ سے مانگیے، اس کے سوا کبھی کسی کو حاجت روائی کے لیے نہ پکاریے۔ دعا، عبادت کا جوہر ہے اور عبادات کا مستحق تنہا اللہ ہے۔

قرآن پاک کا ارشاد ہے۔

اسی کو پکارنا برحق ہے اور یہ لوگ اس کو چھوڑ کر جن ہستیوں کو پکارتے ہیں وہ ان کی دعاؤں کا کوئی جواب نہیں دے سکتے ان کو پکارنا تو ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا کر چاہے کہ پانی (دور ہی سے) اس کے منہ میں آ پہنچے، حالانکہ پانی اس تک کبھی نہیں پہنچ سکتا۔ بس اسی طرح کافروں کی دعائیں بے نتیجہ بھٹک رہی ہیں۔ (الرعد ۱۴)

یعنی حاجت روائی اور کارسازی کے سارے اختیارات اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ اس کے سوا کسی کے پاس کوئی اختیار نہیں۔ سب اسی کے محتاج ہیں۔ اس کے سوا کوئی نہیں جو بندوں کی پکار سنے اور ان کی دعاؤں کا جواب دے۔

انسانو! تم سب اللہ کے محتاج ہو۔ اللہ ہی ہے جو غنی اور بے نیاز اور اچھی صفات والا ہے۔ (الفاطر ۱۵)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

''میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم حرام کرلیا ہے، تو تم بھی ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی کو حرام سمجھو۔ میرے بندو! تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے، سوائے اس کے جس کو میں ہدایت دوں، پس تم مجھی سے ہدایت طلب کرو کہ میں تمہیں ہدایت دوں۔ میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے سوائے اس شخص کے جس کو میں کھلاؤں، پس تم مجھی سے روزی مانگو تو میں تمہیں روزی دوں۔ میرے بندو! تم میں سے ہر ایک ننگا ہے، سوائے اس کے جس کو میں پہناؤں، پس تم مجھی سے لباس مانگو میں تمہیں پہناؤں گا۔ میرے بندو! تم رات میں بھی گناہ کرتے ہو اور دن میں بھی اور میں سارے گناہ معاف کروں گا۔'' (صحیح مسلم)

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ آدمی کو اپنی ساری حاجتیں اللہ ہی سے مانگنی چاہئیں۔ یہاں تک کہ اگر جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اللہ ہی سے مانگے۔ اور اگر نمک کی ضرورت ہو تو وہ بھی اسی سے مانگے۔ (ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ انسان کو اپنی چھوٹی سے چھوٹی ضرورت کے لیے بھی اللہ ہی کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ اس کے سوا نہ کوئی دعاؤں کا سننے والا ہے اور نہ کوئی مرادیں پوری کرنے والا ہے۔

۲۔ اللہ سے وہی کچھ مانگے جو حلال اور طیب ہو، ناجائز مقاصد اور گناہ کے کاموں کے لیے اللہ کے حضور ہاتھ پھیلانا انتہائی درجے کی بے ادبی، بے حیائی اور گستاخی ہے۔ حرام اور ناجائز مرادوں کے پورا ہونے کے لیے اللہ سے دعائیں کرنا اور منتیں ماننا دین کے ساتھ بدترین قسم کا مذاق ہے۔ اسی طرح ان باتوں کے لیے بھی دعا نہ مانگیے جو اللہ تعالیٰ نے ازلی طور پر طے فرما دی ہیں اور جن میں تبدیلی نہیں ہوسکتی مثلاً کوئی پستہ قد انسان اپنے قد کے دراز ہونے کی دعا کرے یا کوئی غیر معمولی دراز قد انسان، قد کے پست ہونے کی دعا کرے یا دعا کرے کہ میں ہمیشہ جوان رہوں اور کبھی بڑھاپا نہ آئے وغیرہ۔

قرآن کا ارشاد ہے۔

اور ہر عبادت میں اپنا رخ ٹھیک اسی کی طرف رکھو، اور اسی کو پکارو، اس کے لیے اپنی اطاعت کو خالص کرتے ہوئے (اعراف ۲۹)۔

اللہ کے حضور اپنی ضرورتیں رکھنے والا نافرمانی کی راہ پر چلتے ہوئے ناجائز مرادوں کے لیے دعائیں نہ مانگے بلکہ اچھا کردار اور پاکیزہ جذبات پیش کرتے ہوئے نیک مرادوں کے لیے اللہ کے حضور اپنی درخواست رکھے۔

- دعا، گہرے اخلاص اور پاکیزہ نیّت سے مانگیے اور اس یقین کے ساتھ مانگیے کہ جس اللہ سے آپ مانگ رہے ہیں وہ آپ کے حالات کا پورا پورا یقینی علم بھی رکھتا ہے اور آپ پر انتہائی مہربان بھی ہے، اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی پکار سنتا اور ان کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ نمود و نمائش، ریا کاری اور شرک کے ہر شائبے سے اپنی دعاؤں کو بے آمیز رکھیے۔

قرآن میں ہے:

پس اللہ کو پکارو اس کے لیے اپنی اطاعت کو خالص کرتے ہوئے اور سورۂ بقرہ میں ہے:

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں بتا دیجیے کہ میں ان سے قریب ہی ہوں، پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ لہٰذا انہیں میری دعوت قبول کرنی چاہیے۔ اور مجھ پر ایمان لانا چاہیے تاکہ وہ راہِ راست پر چلیں۔

- دعا کا ایک ادب یہ ہے کہ جب کسی دوسرے کے لیے دعا کرنی ہو تو پہلے اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے مانگے اس کے بعد دوسرے کے لیے۔
- دعا کرنے سے پہلے چاہیے کہ اللہ کی حمد و ثنا کرے، پھر اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے اس کے بعد جو چاہیے اللہ سے مانگے۔ اور آخر میں پھر درود بھیجئے۔
- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگا کرتے تھے۔
- دعا کے آخر میں آمین کہہ کر دعا ختم کرنی چاہیے۔
- اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کیجیے۔ اس کے حضور گڑ گڑائیے اور اسی کے سامنے اپنی عاجزی، بے کسی اور خطا کاری کا اظہار کیجیے۔ عجز و انکساری انسان کا وہ سرمایہ ہے جو صرف اللہ ہی کے حضور پیش کیا جاسکتا ہے۔ نہایت سچے دل کے ساتھ توبہ کیجیے جو زندگی کی کایا پلٹ دے اور توبہ کے بعد آپ ایک دوسرے انسان نظر آئیں۔ اپنی توبہ پر قائم رہنے کا عزم کیجیے۔

- اللہ جل شانہ کے لیے اخلاص ہونا۔
- دعا مانگنے سے پہلے کوئی نیک کام کرنا (مثلاً صدقہ دینا، یا نماز پڑھنا وغیرہ) سختیوں اور مصیبتوں کے وقت خاص طور پر اپنے نیک اعمال کا ذکر کرنا (یعنی ان کے واسطے سے دعا مانگنا)
- (ناپاکی اور نجاست، گندگی اور غلاظت سے) پاک اور (میل کچیل سے) صاف وستھرا ہونا۔
- باوضو ہونا۔
- قبلے کی طرف رخ کرنا۔
- (دعا مانگنے سے پہلے) نماز (حاجت) پڑھنا۔
- (دعا مانگنے کے لیے) دوزانو بیٹھنا۔ (مستحب)
- دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگنا۔
- سائل کی طرح دونوں ہاتھ اوپر اٹھانا (مستحب)
- دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھانا۔
- دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنا۔
- (دعا کے وقت قولاً اور عملاً) اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان آداب و احترام اختیار کرنا۔
- (دعا مانگنے میں) عاجزی اور انکساری کرنا۔
- گڑگڑانا۔
- دعا مانگنے کے وقت آسمان کی جانب نگاہ نہ اٹھانا۔
- اللہ جل شانہ، کے ''اسماء حسنیٰ'' اور اعلیٰ صفات کا واسطہ دے کر دعا مانگنا۔
- دعا میں بتکلف قافیہ بندی سے پرہیز کرنا۔
- دعا میں بالقصد نغمہ سرائی اور بتکلف خوش الحانی اختیار کرنا۔
- دعا میں آواز کو پست رکھنا (نیچی آواز میں دعا مانگنا۔)
- اپنے گناہوں کا اقرار کرنا۔
- جامع (تمام ضروریات وحوائج پر حاوی) دعائیں اختیار کرنا۔ (مستحب)
- اپنی ذات سے دعا شروع کرے اور پھر اپنے ماں، باپ اور تمام مومن بھائیوں کے لیے دعا کرے (یعنی پہلے اپنے لیے پھر درجہ بدرجہ اوروں کے لیے دعا مانگے۔) (مستحب)
- اگر امام ہو تو تنہا اپنے لیے دعا نہ مانگے۔ بلکہ اپنے اور تمام مقتدیوں کے لیے دعا مانگے۔ مثلاً

میری کے بجائے ہماری یا میں کے بجائے ہم کے الفاظ استعمال کرے۔(مستحب)

- دعا کو اپنی طرف سے کسی چیز پر موقوف بھی نہ کرے۔ مثلاً یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو میرا قرض ادا کر دے۔ بلکہ اس طرح دعا مانگیے الٰہی میرا قرض ادا کرے۔ (رکن)
- انتہائی رغبت وشوق کے ساتھ دعا مانگے (بے دلی سے دعا نہ مانگے)۔
- دل کی گہرائیوں سے پوری کوشش و محبت سے دعا مانگے اور دل دعا کی طرف پوری طرح متوجہ ہو اور اللہ سے حسن ظن رکھے۔
- ایک ہی دعا بار بار مانگنے کا کم سے کم درجہ تین مرتبہ ہے۔
- کسی دعا پر اصرار نہ کرے (کہ میری یہ دعا تجھے قبول کرنی ہی ہوگی)۔
- کسی گناہ کی یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔
- جو چیز روز ازل سے ہو چکی ہے۔ اس (کے خلاف) دعا نہ مانگے (مثلاً الٰہی تو مجھے عورت سے مرد یا مرد سے عورت بنا دے۔)
- دعا میں حد سے تجاوز نہ کرے۔ کہ کسی محال اور ناممکن امر کی دعا مانگے۔
- اللہ کی رحمت میں تنگی نہ کرے (مثلاً الٰہی تو میری ہی مغفرت کر اور کسی کی نہ کر)۔
- اپنی تمام حاجتیں (چھوٹی ہوں یا بڑی کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہوں) اللہ سے مانگے۔
- دعا مانگنے والا اور سننے والا دونوں آمین کہیں۔
- دعا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے۔
- دعا کی قبولیت میں جلد بازی نہ کرے۔ مثلاً یوں کہے کہ ''دعا پوری ہونے میں ہی نہیں آتی''۔ ''یا میں نے دعا کی تھی قبول ہی نہیں ہوئی۔''
- اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد و خادم کے لیے بد دعا نہ کرے۔ شاید قبولیت کی ساعت میں یہ بد دعا قبول ہو جائے اور پشیمانی اٹھائے اور اپنی موت کی بھی دعا نہ کرے اور نہ موت کی آرزو کرے۔ حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

واضح رہے کہ جس قدر دعا کی شرطیں اس مقام پر بیان کی گئی ہیں ان کا اس نازک زمانہ میں پورا ہونا ایک حد تک ناممکن ہے۔ لیکن طالب کو یہ نہیں چاہیے کہ مایوس ہو کر دعا سے ہاتھ کھینچ لے بلکہ حتی المقدور امید رکھے۔ ان کے انجام میں کوشش کرے اور اپنے مالک کے روبرو ہاتھ پھیلائے قبول ہو یا نہ ہو اور کیا تعجب ہے کہ اس تضرع اور زاری پر اللہ تعالیٰ کو رحم آجائے اور یہ کچھ بڑی بات نہیں۔

حدیث شریف میں ہے:
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا پروردگار حیا والا اور بخشش کرنے والا ہے۔ اسے اس بات سے شرم آتی ہے کہ بندہ اس کی طرف دونوں ہاتھ پھیلائے اور وہ انہیں خالی پھیر دے۔

وہ افراد جن کی دعائیں بارگاہ الٰہی میں جلد قبول ہوتی ہیں

(احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ مذکورہ ذیل لوگوں کی دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں)۔

- مجبور ولاچار اور بے بس لوگ۔
- مظلوم اور ستم رسیدہ لوگ (ایک روایت میں ہے کہ) اگرچہ وہ گنہگار ہوں۔ (ایک اور روایت میں ہے کہ) اگرچہ وہ کافر ہی ہوں۔
- مریض کی دعا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس سے دعا کے لیے کہو (ابن ماجہ)
- باپ کی دعا (اپنی اولاد کے لیے)۔
- امامِ عادل کی دعا (عدل و انصاف کرنے والے خلیفہ یا بادشاہ یا حکمراں کی دعا اپنی رعایا کے لیے)۔
- ہر نیکوکار آدمی کی دعا۔
- اللہ کی راہ میں جہاد پر نکلنے والے افراد۔
- ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والی خدمت گزار اولاد کی دعا (اپنے ماں باپ کے لیے)۔
- مسافر کی دعا۔
- روزہ دار کی دعا روزہ افطار کرنے کے وقت۔
- ایک مسلمان کی دعا اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لیے اس کے پس پشت۔
- ہر مسلمان کی دعا جب تک کہ وہ کسی پر ظلم کرنے یا قطع رحمی (قرابت داروں کی حق تلفی) کی دعا نہ کرے یا (دعا کر کے اظہار مایوسی یا شکایت کے طور پر) یہ نہ کہے کہ میں نے دعا مانگی تھی، وہ قبول ہی نہیں ہوئی۔

وہ اوقات جن میں دعا قبول ہوتی ہے

- شبِ قدر (شبِ قدر ماہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ یا ۲۹ شب میں آتی ہے۔)
- عرفہ کا پورا دن (ذی الحجہ کی نویں تاریخ)۔
- رمضان المبارک کا پورا مہینہ۔
- جمعہ کی رات (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات)۔
- جمعہ کا پورا دن۔
- (روزانہ) رات کا دوسرا آدھا حصہ/ (روزانہ) رات کا تہائی حصہ/ (روزانہ) سحر کے وقت۔
- سب سے زیادہ دعا کے قبول ہونے کی امید جمعہ کی ساعت اجابت میں ہے، اس ساعت کے وقت کے بارے میں (مختلف احادیث کے تحت) حسب ذیل اقوال ہیں:
- یہ ساعت امام کے خطبہ کے لیے (منبر پر) بیٹھنے سے نماز جمعہ ختم ہونے تک ہے۔
- جماعت کھڑی ہونے کے وقت سے لے کر سلام پھیرنے تک ہے۔
- دعا کرنے والا جب کھڑا ہوا جمعہ کی نماز پڑھ رہا ہوں وہ وقت ہے۔
- بعض علماء کہتے ہیں (جمعہ کے دن) عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک ہے۔
- بعض علماء کہتے ہیں جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہے۔
- بعض علماء کہتے ہیں (جمعہ کے دن) صبح صادق سے سورج طلوع ہونے تک ہے۔
- بعض علماء کہتے ہیں (جمعہ کے دن) سورج طلوع ہونے کے بعد ہے۔
- مشہور صحابی ابوذر غفاریؓ کا طریقہ یہ ہے کہ ساعت اجابت (جمعہ کے دن) دوپہر کو سورج ڈھلنے کے ذرا دیر بعد سے ایک ہاتھ کے بقدر سورج ڈھلنے تک ہے۔
- امام نوویؒ کا کہنا ہے کہ (اس ساعت کا) صحیح بلکہ ایسا درست ترین (وقت) کہ اس کے علاوہ کسی قول کو اختیار کرنا ہی جائز نہیں، وہ ہے جو صحیح مسلم میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے ثابت ہے (کہ ساعتِ اجابت کا وقت امام کے خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھنے سے نماز ختم ہونے تک ہے (یہی سب سے پہلا قول ہے)۔

وہ حالات جن میں دعا قبول ہوتی ہے

دعا کرنے والا مذکورہ ذیل حالتوں میں دعا کرے تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے۔

- نماز کی اذان ہونے کے وقت۔یعنی اذان سننے، اذان کا جواب دینے اور اذان کی دعا پڑھنے کے بعد دعا کرے۔
- اذان اور تکبیر کے درمیان۔ یعنی اذان و اقامت کے درمیان جہاں بھی موقع مل جائے، دعا کرے۔
- جو شخص کسی مصیبت یا سختی میں گرفتار ہو۔ **حی علی الصلوة حی علی الفلاح** کے بعد دعا کرے۔
- اللہ کی راہ میں (جہاد) صفیں باندھنے کی حالت میں دعا کرے۔
- جب گھمسان کی جنگ ہو رہی ہو ایک دوسرے پر حملے کر رہے ہوں اس حالت میں دعا کرے۔
- فرض نمازوں کے بعد (یعنی جماعت سے نماز پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد) دعا کرے۔
- (نماز میں) سجدہ کے اندر (وہی دعا مانگے جو قرآن و حدیث میں آئی ہو)۔
- قرآن کریم کی تلاوت (سے فارغ ہونے) کے بعد۔
- خاص کر ختم قرآن کے بعد (خواہ خود ختم کیا ہو، خواہ کسی دوسرے نے)۔
- خاص طور پر قرآن ختم کرنے والے کی دعا۔
- زم زم کا پانی پینے کی حالت میں (یعنی چاہ زم زم پر کھڑے ہو کر پانی پیے اور دعا کرے)۔
- مرنے والے کی جاں کنی کے وقت خود مرنے والا بھی دعا کرے۔
- مرغ کی اذان کے وقت (یعنی مرغ کی اذان سن کر دعا کرے)۔
- مسلمانوں کے (دینی) اجتماعات میں (ان مسلمانوں کے ساتھ یا تنہا دعا کرے)
- ذکر کی مجلسوں میں (خواہ ذکر اللہ کا حلقہ ہو خواہ درسِ قرآن و حدیث کا خواہ وعظ و نصیحت کا)۔
- امام کے **ولا الضالین** کہنے کے بعد۔
- میّت کی آنکھیں بند کرنے کے وقت۔
- نماز کی اقامت (تکبیر) کے وقت۔
- بارش برسنے کے وقت۔ امام شافعیؒ نے اپنی کتاب ''الام'' میں اس حدیث کو مرسلا روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ''میں نے بہت سے علمائے حدیث سے بارش برسنے کے وقت دعا قبول

ہونے (کی حدیث کو سنا اور) حفظ کیا ہے۔

- امام جزریؒ فرماتے ہیں۔

کعبہ مکرمہ کو دیکھنے کے وقت (خواہ مکہ معظّمہ پہنچ کر پہلی مرتبہ دیکھے، یا جس وقت بھی خانہ کعبہ پرنظر پڑے دعا کرے)۔

دعا قبول ہونے کی علامت

دعا مانگتے وقت خوف طاری ہو اور بے اختیار رونا آجائے اور بدن کے روئیں کھڑے ہوجائیں۔کبھی بے ہوشی طاری ہوجاتی ہے اور اپنے تن بدن کی کچھ خبر نہیں رہتی۔اس کے بعد اطمینانِ قلب اور ایک قسم کی فرحت ہوتی ہے اور بدن ہلکا معلوم ہونے لگتا ہے گویا کندھوں سے کسی نے بوجھ اتار لیا ہے۔ جب ایسی حالت پیدا ہوتو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلی توجہ کو نہ اٹھائے اور اس کی حمد وثنا کرے اور یہ پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلهِ الّذِیْ بِعِزتِه وَجِلالِه وَبِنِعْمَتِه تَتمّه الصِلحت

اور جو کچھ ہوسکے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے۔

ہفتہ وار معمول

اس چارٹ میں آپ دعاؤں کے نمبر لکھ کر اسے اپنا معمول بنانے کی کوشش کیجیے۔

ایام	صبح	دوپہر	شام	رات
پیر				
منگل				
بدھ				
جمعرات				
جمعہ				
ہفتہ				
اتوار				

دعائیں

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود کے شر سے
میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان (اور) رحمت فرمانے والا ہے
(اللہ تعالیٰ کی تعریف اور درود شریف کے بعد)

(۱)

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ بہت مہربان (اور) رحمت والا ہے۔ روزِ جزا کا مالک ہے۔ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ آپ ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت فرمائیں۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر آپ نے انعام فرمایا، ان لوگوں کا راستہ نہیں جن پر غضب نازل کیا گیا اور نہ ان لوگوں کا جو سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ آمین۔

(۲)

اے ہمارے رب ہم سے قبول فرمایے بے شک آپ خوب سننے جاننے والے ہیں۔ اور ہماری توبہ قبول فرمایے کیونکہ آپ خوب توبہ قبول فرمانے والے، رحم فرمانے والے ہیں۔

(۳)

اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما۔ اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

(۴)

اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر بہا دیجیے۔ اور ہمارے قدم ثابت رکھیے۔ اور کافروں کے مقابلہ پر ہماری مدد فرمایے۔

۵

اے ہمارے پروردگار ہمیں ہدایت فرمانے کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ کیجیے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرمایے کیونکہ آپ بے طلب دینے والے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار بے شک آپ سب لوگوں کو اس روز جمع کرنے والے ہیں جس میں کوئی شبہ نہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔

٦

اے ہمارے پروردگار ہم ان احکام پر ایمان لائے جو آپ نے نازل فرمائے اور ہم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی۔ آپ ہمیں بھی (حق کی) گواہی دینے والوں میں لکھ لیجیے۔

۷

اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرمایے کیونکہ آپ ہی دعا سننے والے ہیں۔

٨

اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں اور ہماری ان زیادتیوں کی مغفرت فرمایے جو ہم نے اپنے کام میں کی ہیں اور ہمارے قدم ثابت رکھیے اور کافروں کے مقابلے پر ہماری مدد فرمایے۔

٩

اور اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور شب و روز کی تبدیلیوں میں عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ جو کھڑے بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) اے ہمارے پروردگار آپ نے یہ (اشیا) بے کار نہیں بنائیں۔ آپ کی ذاتِ پاک ہے۔ ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیے، اے ہمارے پروردگار بے شک آپ جسے دوزخ میں داخل کریں گے اسے آپ نے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک منادی کو سنا جو ایمان کی ندا کر رہا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما۔ اور ہماری برائیاں دور فرما اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمیں وفات دے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں وہ حوصلہ عطا فرمایے جس کا آپ نے اپنے رسولوں کی زبانی وعدہ فرمایا ہے اور قیامت کے روز ہمیں رسوا نہ کیجیے۔ کیونکہ آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے۔

۱۰

اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اگر آپ ہماری مغفرت نہ فرمائیں گے اور ہم پر رحم نہ فرمائیں گے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوں گے۔

۱۱

میرے پروردگار، میری اور میرے بھائی کی مغفرت فرما۔ اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

۱۲

اے ہمارے پروردگار ہم میں اور ہماری قوم میں ،حق کے ساتھ فیصلہ فرمایے اور آپ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والے ہیں۔

۱۳

اے میرے پروردگار میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ آپ سے اس شے کا سوال کروں جس کا مجھے علم نہیں۔ اور اگر آپ میری مغفرت نہ فرمائیں گے اور مجھ پر رحم نہ فرمائیں گے تو میں زیاں کاروں میں سے ہو جاؤں گا۔

۱۴

اے میرے پروردگار مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا دیجیے۔

اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرمایے۔

۱۵

اے میرے پروردگار مجھے سچی طرح داخل کر اور مجھے سچی طرح باہر لے جا اور اپنی جانب سے مجھے غلبہ یا مدد عطا فرما۔

۱۶

اے میرے پروردگار مجھے برکت والی جگہ اتاریے اور آپ سب سے بہتر اتارنے والے ہیں۔

۱۷

اے ہمارے پروردگار ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دیجیے۔ یقیناً اس کا عذاب تباہ کن ہے۔

۱۸

اے ہمارے پروردگار ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمایے اور

ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا دیجیے۔

۱۹

اے میرے پروردگار مجھے اس بات کی توفیق عطا فرما کہ میں تیرے اس انعام کا شکریہ ادا کرسکوں جو انعام تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمایا ہے۔ اور یہ کہ میں وہ نیک کام کروں جو تجھے پسند ہو، اور مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں داخل فرما۔

۲۰

اے میرے پروردگار بہ سبب اس کے کہ تو نے مجھ پر انعام فرمایا ہے، میں ہرگز بھی مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا۔

۲۱

اے میرے پروردگار مجھے ظالم قوم سے نجات عطا فرما۔

۲۲

اے ہمارے پروردگار آپ کی رحمت اور آپ کا علم ہر شے کو محیط ہے تو آپ ان لوگوں کی مغفرت فرما دیجیے جنہوں نے توبہ کی اور آپ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی۔ اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچائیے۔

۲۳

میں اپنا کام اللہ کو سونپتا ہوں۔ بے شک اللہ بندوں کو خوب دیکھتا ہے۔

۲۴

اے ہمارے پروردگار ہم سے عذاب دور کر دیجیے ہم ایمان لاتے ہیں۔

۲۵

اے ہمارے پروردگار ہم نے آپ پر توکّل کیا۔ ہم آپ کی جانب رجوع کرتے ہیں اور آپ ہی کی جانب لوٹ کر جانا ہے۔

۲۶

اے ہمارے پروردگار ہمیں کافروں کا تختۂ مشق نہ بنائیے اور اے ہمارے پروردگار ہماری مغفرت فرمایے۔ بے شک آپ عزت و حکمت والے ہیں۔

(۲۷)

اے ہمارے رب ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دیجیے اور ہماری مغفرت فرمایے۔ کیونکہ آپ ہر شے پر قادر ہیں۔

(۲۸)

اے میرے پروردگار میری، میرے والدین کی اور ان لوگوں کی جو ایمان کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہوئے اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کی مغفرت فرما اور کافروں کے لیے تباہی کے علاوہ کسی شے کی زیادتی نہ کر۔

(۲۹)

میں خوب سننے جاننے والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود (کے ہر شر) سے، اس کے چوکوں سے اس کی پھونکوں سے اور اس کی جھاڑ سے (تین مرتبہ)

(۳۰)

آپ فرما دیجیے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔

(۳۱)

آپ فرمایے میں صبح کے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں۔ اس کی سب مخلوق کے شر سے اور اندھیرے کے شر سے جب وہ چھا جائے اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔ آپ فرمایے میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب، انسانوں کے بادشاہ، انسانوں کے حقیقی معبود کی اس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

(۳۲)

اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام سے زمین و آسمان میں کوئی شے ضرر نہیں پہنچا سکتی اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔ (تین مرتبہ)

(۳۳)

اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑے مرتبہ والا، بڑی سلطنت والا، زبردست دلیل والا، سخت قوتوں والا

ہے۔ اللہ نے جو چاہا وہی ہوا میں اللہ کی مدد سے ہر شیطان سے پناہ مانگتا ہوں۔خواہ وہ انسان ہو یا جن۔ (تین مرتبہ)

(۳۴)

میں اللہ کے کامل کلمات کے واسطہ سے ہر اس شے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اس نے پیدا فرمائی ہے۔ (تین بار)

(۳۵)

میں اللہ کی اس عظیم ذات کی پناہ لیتا ہوں جس سے بڑی کوئی شے نہیں۔ اور اللہ کے ان کامل کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کرسکتا۔ اس شے کے شر سے جو اس نے پیدا کی، اگائی اور ظاہر فرمائی۔ اور اس شے کے شر سے جو آسمان سے نازل ہوتی اور آسمان پر چڑھتی ہے۔ اور اس شے کے شر سے جو زمین میں گھستی یا زمین سے خارج ہوتی ہے۔ اور شب و روز کے ڈوبنے والوں سے پناہ مانگتا ہوں مگر وہ ڈوبنے والا جو خیر کے ساتھ ڈوبتا ہو۔ اے مہربان۔

(۳۶)

ہم نے اور ملک نے اللہ کے لیے صبح کی جو یکتا اور زبردست ہے۔ اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

(۳۷)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ تمام ملک اسی کا ہے۔ اور ہر قسم کی حمد اسی کے لیے ہے۔ اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

(۳۸)

اے میرے پروردگار میں آپ سے اس روز کی بہتری اور اس کے بعد والے دن کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس روز کے شر اور اس کے بعد والے روز کے شر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(۳۹)

اے میرے پروردگار میں سستی، بڑھاپے، برے بڑھاپے، دنیا کے فتنے اور عذابِ قبر سے آپ کی مدد سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۴۰)

ہم نے اور تمام ملک نے اللہ کے لیے صبح کی ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

(۴۱)

اے اللہ میں آپ سے اس روز کی بہتری، اس کی کشادگی، اس کی روشنی، اس کی مدد، اس کی برکت اور اس کی ہدایت کا سوال کرتا ہوں، اور میں آپ کی مدد سے اس دن کے بعد والے دن کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۴۲)

اے اللہ ہم نے آپ ہی کے لیے صبح کی ہے، آپ ہی کے لیے شام کریں گے اور آپ ہی کے لیے ہم زندہ ہیں اور آپ ہی کے لیے ہم مریں گے اور آپ ہی کی جانب ہمارا حشر ہے۔ ہم نے اور تمام ملک نے اللہ کے لیے صبح کی۔ اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ جس کا کوئی شریک نہیں، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اسی کی جانب حشر ہونا ہے۔

(۴۳)

اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، حاضر و غائب کے جاننے والے، ہر شے کے پروردگار اور اس کے مالک، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں اپنے نفس کی برائی، شیطان کے شر اور اس کی فریب کاریوں سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ اور اپنی جان پر برائی ڈالنے یا کسی مسلمان پر برائی ڈالنے سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(۴۴)

اے اللہ میں نے صبح کی ہے۔ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں اور آپ کے حاملین عرش، آپ کے فرشتوں اور آپ کی تمام مخلوق کو اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ آپ ہی اللہ ہیں۔ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ آپ یکتا ہیں۔ آپ کا کوئی شریک نہیں اور یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بندے اور آپ کے رسول ہیں۔ (تین مرتبہ)

(۴۵)

اے اللہ میں آپ سے اپنے دین، اپنی دنیا اور اپنے اہل و مال میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

(۴۶)

اے اللہ میری چھپی ہوئی باتوں کی پردہ پوشی فرما، اور مجھے خوف سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ آپ میرے سامنے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرمایے۔ اور میں آپ کی عظمت کے ذریعہ اپنے نیچے دھنسائے جانے سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۴۷)

اللہ کے علاوہ کوئی قابل عبادت نہیں۔ وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں تمام ملک اسی کا ہے۔ اور ہر قسم کی حمد اسی کے لئے ہے۔ اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

(۴۸)

میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں۔

(۴۹)

اے اللہ جس نعمت نے میرے ساتھ یا آپ کی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ صبح کی تو وہ آپ ہی کی جانب سے ہے۔ آپ یکتا ہیں۔ آپ کا کوئی شریک نہیں۔ آپ ہی کے لیے حمد ہے اور آپ ہی کے لیے شکر ہے۔ اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح رحمت نازل فرمایے، جس طرح آپ نے حضرت ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر فرمائی تھی، یقیناً آپ قابلِ حمد اور بڑائی والے ہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح برکت نازل فرمایے جس طرح آپ نے حضرت ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر فرمائی تھی۔ یقیناً آپ قابلِ حمد صاحبِ عظمت ہیں۔

(۵۰)

اے میرے اللہ میرے بدن میں عافیت عطا فرما، اے اللہ میرے کانوں میں عافیت عطا فرما۔ اے اللہ میری نگاہ میں عافیت عطا فرما۔ آپ کے علاوہ کوئی معبود ہے ہی نہیں۔ (تین بار)

(۵۱)

اے اللہ میں کفر و فقر اور عذابِ قبر سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، آپ کے علاوہ کوئی معبود ہی نہیں ہے۔ (تین بار)

(۵۲)

اللہ کی ذات ہر نقص سے پاک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے۔ کسی میں کوئی قوت نہیں مگر اللہ کے ذریعہ جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ یقیناً اللہ ہی ہر شے پر قادر ہے۔ اور یقیناً اللہ علم کے ذریعہ ہر شے کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

(۵۳)

ہم نے فطرتِ اسلام، کلمۂ اخلاص، اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور اپنے باپ حضرت ابراہیمؑ کی ملت پر صبح کی ہے جو موحد و مسلم تھے اور مشرکین میں سے نہ تھے۔

(۵۴)

اے زندہ اے قائم رکھنے والے، اے آسمانوں اور زمین کو بے نمونہ بنانے والے، اے بڑائی وعزت والے، آپ کے علاوہ کوئی قابلِ عبادت ہی نہیں، میں آپ کی رحمت سے مدد چاہتا ہوں۔ میری حالت کی اصلاح فرمایے۔ اور مجھے ایک لمحہ کے لیے بھی میری ذات کے سپرد نہ کیجیے۔

(۵۵)

اے اللہ آپ ہی میرے پروردگار ہیں۔ آپ کے علاوہ کوئی معبود ہے ہی نہیں۔ آپ نے مجھے پیدا فرمایا۔ میں آپ کا بندہ ہوں۔ اور جہاں تک میری طاقت ہے میں آپ کے عہد و وعدہ پر (یعنی اقرارِ ایمان و ربوبیت پر) قائم ہوں۔ میں نے جو کچھ کیا ہے میں اس کی برائی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں آپ کی اس نعمت کا جو مجھ پر ہے اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا بھی مقر ہوں۔ آپ میری مغفرت فرما دیجیے کیونکہ آپ کے علاوہ کوئی گناہ معاف نہیں کرسکتا۔ (تین مرتبہ)

(۵۶)

اے اللہ سب سے زیادہ ذکر کے حقدار آپ ہیں، آپ ہی سب سے زیادہ عبادت کے حقدار ہیں۔ جس پر ظلم کیا گیا ہو اس کے سب سے زیادہ مددگار آپ ہی ہیں۔ مالکوں میں سب سے زیادہ مہربان آپ ہی ہیں۔ جن جن سے سوال کیا جاسکے ان میں سب سے زیادہ سخی، اور دینے والوں میں سب سے زیادہ عطا فرمانے والے آپ ہی ہیں۔ آپ ہی (وہ) بادشادہ (علی لاطلاق) ہیں جس کا کوئی شریک نہیں۔ آپ ہی وہ یکتا ہیں جس کا کوئی مماثل نہیں۔ آپ کے علاوہ ہر شے ہلاک ہونے والی ہے۔ آپ کے حکم کے بغیر کسی اور کی اطاعت ہرگز نہیں کی جاسکتی اور آپ کے علم کے بغیر کوئی نافرمانی نہیں ہوسکتی، آپ کی اطاعت کی جاتی ہے تو آپ اس کا صلہ دیتے ہیں اور اگر نافرمانی کی جاتی ہے تو مغفرت فرماتے ہیں۔ آپ سب سے قریبی گواہ اور سب سے زیادہ حفاظت فرمانے والے ہیں، آپ نفسوں کے درمیان حائل ہیں اور پیشانیاں آپ کے قبضہ میں ہیں، آپ نے آثار تحریر فرمائے ہیں اور اور موتیں لکھ دی ہیں۔ دل آپ کی جانب پہنچنے والے ہیں، پوشیدہ شے آپ کے نزدیک ظاہر ہے۔ حلال وہ شے ہے جسے آپ نے حلال فرمایا ہو اور حرام وہ ہے جسے آپ نے حرام قرار دیا ہو، اور دین

وہ ہے جسے آپ نے مشروع فرمایا،مخلوق آپ کی مخلوق ہے۔اور بندہ آپ کا بندہ ہے۔آپ ہی اللہ ہیں، مہربان ہیں۔ رحم فرمانے والے ہیں۔ میں آپ سے آپ کی ذات کے اس نور کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس کے ذریعہ تمام زمین و آسمان روشن ہیں، ہر اس حق کے واسطہ سے جو آپ کے لیے ہے۔اور سائلین کے اس حق کے واسطے سے جو آپ نے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے کہ اس صبح میں میرا سوال قبول فرمایے۔اور مجھے اپنی قدرت کے ذریعہ دوزخ سے پناہ دیجیے۔

(۵۷)

مجھے اللہ کافی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی معبود ہی نہیں، میں نے اسی پر توکل کیا، اور وہ عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔(سات مرتبہ)۔

(۵۸)

اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں، تمام ملک اسی کا ہے اور ہر قسم کی حمد اسی کے لیے ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

(۵۹)

اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح رحمت نازل فرمایے جس طرح آپ نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کی آل پر رحمت فرمائی تھی ، یقیناً آپ قابلِ حمد اور باعظمت ہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح برکت نازل فرمایے جس طرح آپ نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی تھی، بے شک آپ قابل حمد اور عزت والے ہیں۔

(۶۰)

اے اللہ میں فکر و غم سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔اور عاجزی و سستی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور قرضہ کی زیادتی اور لوگوں کی زبردستی سے آپ کی مدد سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۶۱)

ہم نے اور تمام ملک نے اللہ ہی کے لیے صبح کی ہے۔ بڑائی، عظمت، تخلیق، حکم، شب و روز اور وہ اشیا جو دن رات میں روشن ہیں سب اللہ یکتا کے لیے ہیں۔

(۶۲)

اے اللہ اس دن کے ابتدائی حصے کو صلاح کا ذریعہ، درمیانے حصے کو فلاح کا ذریعہ اور آخری حصے کو

کامیابی کا ذریعہ بنائیے۔ میں آپ سے دنیا و آخرت کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

٦٣

میں حاضر خدمت ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں اور آپ سے سعادت کا طالب ہوں۔ ہر قسم کی خیر آپ کے قبضہ میں ہے۔ آپ ہی کی جانب سے ہے اور آپ ہی کی جانب لوٹ جائے گی۔

٦٤

اے اللہ میں جو بھی دعا کروں تو وہ اسی کے لیے ہو جس کے لیے میں نے دعا کی ہے، اور جو لعنت بھیجوں وہ اسی کے لیے ہو جس پر میں نے لعنت کی ہے۔ آپ دنیا و آخرت میں میرے کارساز ہیں۔ آپ مجھے اسلام کی حالت میں وفات دیجیے اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملحق فرمایے۔

٦٥

اے اللہ میں جو بات بھی زبان سے نکالوں، یا جو بھی قسم کھاؤں یا جو بھی نذر مانوں تو آپ کی مشیّت ان سب سے آگے ہے۔ جو آپ چاہیں گے وہ ہوگا اور جو نہیں چاہیں گے وہ نہیں ہوگا۔ اور طاقت اور قوت آپ کے بغیر نہیں ہے۔

٦٦

اے اللہ میں آپ سے آپ کے فیصلے کے بعد اس پر رضا مندی کا سوال کرتا ہوں۔ اور موت کے بعد خوشگوار زندگی کا۔ اور آپ کی معزز ذات کی لذتِ دیدار اور آپ کی اس ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں جو تکلیف دہ اور ضرر رساں حالت میں نہ ہو۔ اور نہ کسی گمراہ کرنے والے فتنے کی حالت میں ہو۔ میں ظلم کرنے یا اپنے اوپر ظلم کیے جانے، حد سے تجاوز کرنے یا خود پر حد سے تجاوز کیے جانے پر یا برا کام کرنے، یا ایسا گناہ کرنے سے جس کی مغفرت نہ ہو آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

٦٧

اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے، غائب و حاضر کے جاننے والے، جلال و اکرام والے، میں آپ سے اس دنیوی زندگی میں عہد کرتا ہوں اور آپ کو گواہ بناتا ہوں۔ اور آپ گواہی کے لیے کافی ہیں۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ آپ یکتا ہیں۔ آپ کا کوئی شریک نہیں۔ اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بندے اور آپ کے رسول ہیں۔ میں اس کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا وعدہ حق ہے۔

آپ کی ملاقات حق ہے، جنت حق ہے۔ دوزخ حق ہے۔ اور قیامت یقیناً آنے والی ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور آپ یقینی طور پر قبروں میں دفن شدہ لوگوں کو اٹھائیں گے اور اگر آپ مجھے میری ذات کے سپرد کر دیں گے، تو ایک سرتاپا ضعف، بے مایہ، گناہ گار وخطا کار کے سپرد کریں گے۔ اور میں صرف آپ کی رحمت ہی پر بھروسہ کرتا ہوں۔ آپ میرے تمام گناہ معاف فرما دیجیے اور میری توبہ قبول کیجیے۔ بے شک آپ خوب توبہ قبول فرمانے والے بہت رحم کرنے والے ہیں۔

(۶۸)

اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پروردگار، اور عرشِ عظیم کے پروردگار، ہمارے اور ہر شے کے پروردگار، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، توریت وانجیل اور قرآن کو نازل فرمانے والے، میں ہر شے کی برائی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ کیونکہ آپ ہر شے کو قبضے میں لیے ہوئے ہیں۔ آپ اوّل ہیں آپ سے قبل کوئی شے نہیں، آپ آخر ہیں آپ کے بعد کوئی شے نہیں، آپ ظاہر ہیں کہ آپ سے اوپر کوئی شے نہیں، آپ باطن ہیں کہ آپ سے ورے کوئی شے نہیں، آپ میرا قرض دور فرما دیجیے۔ اور میرے فقر کو غنا میں تبدیل فرما دیجیے۔

(۶۹)

اے اللہ میں نکمّی عمر تک پہنچائے جانے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

(۷۰)

اے اللہ مجھے بہترین اعمال اور بہترین اخلاق کی ہدایت فرمایے، کیونکہ آپ کے علاوہ بہترین اعمال واخلاق کی کوئی ہدایت نہیں کرسکتا اور مجھے برے اعمال واخلاق سے کوئی بچا نہیں سکتا۔

(۷۱)

اے اللہ میرے دین کی اصلاح فرما۔ میرے گھر میں وسعت فرما اور میرے زرق میں برکت عطا فرما۔

(۷۲)

اے اللہ میں سختیِ قلب، غفلت وذلت اور بے چارگی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور میں کفر وفسق اختلاف، نام آوری اور ریا کاری (کے شر) سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور میں بہرہ ہونے، گونگا ہونے، جنون وجذام اور بدترین بیماریوں سے (بھی) آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(۷۳)

اے اللہ میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما اور اسے پاکیزہ بنا، کیونکہ آپ ہی اس کے بہترین پاکیزہ

کرنے والے ہیں۔ آپ ہی اس کے کارساز اور مولا ہیں۔

۷۴

اے اللہ میں اس علم سے جو نفع نہ دے، اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو، اس نفس سے جو سیر نہ ہو، اور اس دعا سے جو قبول نہ ہوتی ہو، آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

۷۵

اے اللہ میں نے جو عمل کیے ہیں ان کی برائی سے اور جو نہیں کیے ان کی برائی سے بھی آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ اور جس شے کو میں جانتا ہوں اس کی برائی سے، اور جسے میں نہیں جانتا اس کی برائی سے بھی آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

۷۶

اے اللہ میں آپ کی نعمت کے زائل ہونے، آپ کی عافیت کے تبدیل ہونے، آپ کی اچانک سزا اور آپ کی ہر قسم کی ناراضگی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

۷۷

اے اللہ میں اوپر سے گرنے، لڑھکنے، غرق ہونے، آگ میں جلنے اور بڑھاپے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ اور اس بات سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں کہ مرتے وقت مجھے شیطان مخبوط الحواس بنا دے۔ اور اس سے بھی آپ کی پناہ میں آتا ہوں کہ سانپ کے ڈسنے سے میری موت واقع ہو، میں اس حرص سے جو سیاہ قلبی تک پہنچا دے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

۷۸

اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح رحمت نازل فرمایے جس طرح آپ نے حضرت ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر نازل فرمائی تھی۔ یقیناً آپ قابلِ حمد اور باعظمت ہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح برکت نازل فرمایے جس طرح آپ نے حضرت ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی تھی، کیونکہ آپ قابلِ حمد اور مجد و احترام والے ہیں۔

۷۹

اے اللہ میں برے اخلاق، اعمالِ بد، خواہشاتِ نفس اور بیماریوں سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور میں زیادتیِ قرض، دشمن کے قہر اور بندوں کی طعنہ زنی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(۸۰)

اے اللہ میں برص و جذام اور مہلک بیماریوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

(۸۱)

اے اللہ جو گناہ میں نے ارادتاً سنجیدگی سے کیا ہو، یا مذاقاً کیا ہو، خطاً کیا ہو یا عمداً کیا ہو، سب کی مغفرت فرما دیجیے۔ یہ سب چیزیں میری جانب سے ہیں۔

(۸۲)

اے اللہ میرے اس دین کو سبب صلاح بنا دے جو میرے کام کو برائی سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے۔ میری اس دنیا کی اصلاح فرما جس میں میری روزی ہے، اور میری آخرت کی اصلاح فرما جو میرے لوٹنے کی جگہ ہے۔ اور میری زندگی کو ہر بھلائی کی زیادتی کا ذریعہ بنا اور میرے لیے موت کو ہر تکلیف سے راحت کا ذریعہ بنا۔ اے میرے پروردگار میری اعانت فرما اور میرے مقابلہ میں میرے دشمن کی اعانت نہ کر، میری مدد فرما، میرے دشمن کی مدد نہ کر۔ مجھے ہدایت فرما اور میرے لیے ہدایت کو آسان فرما۔

(۸۳)

اے اللہ مجھے اپنا ذکر کرنے والا، اپنا شکر کرنے والا، اپنا مطیع، آپ کی جانب جھکنے والا، گڑ گڑانے والا اور عاجزی کرنے والا بنا دیجیے۔ اے میرے پروردگار، میری توبہ قبول فرمایے، میرے گناہ دھو دیجیے۔ میری دعا قبول فرمایے، میری دلیل کو ثابت کر دیجیے، میرے دل کو ہدایت فرمایے، میری زبان کو سیدھا کر دیجیے اور میرے دل کے میل کو دور فرمایے۔

(۸۴)

اے اللہ میں آپ سے امرِ دین میں ثابت قدمی اور ہدایت پر پختگی کا سوال کرتا ہوں اور آپ سے آپ کی نعمت کا شکریہ ادا کرنے کی توفیق اور آپ کی اچھی عبادت کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں آپ سے برائیوں سے پاک دل اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں۔ میں آپ سے ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جسے آپ جانتے ہیں، اور ہر اس برائی سے جسے آپ جانتے ہیں آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور ان گناہوں سے استغفار کرتا ہوں جنہیں آپ جانتے ہیں اور آپ غیب کو خوب جاننے والے ہیں۔

(۸۵)

اے اللہ ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے آل اور آپ کے صحابہؓ اور آپ کی ازواج اور آپ کی ذریّت پر اپنی رحمت نازل فرما۔

(۸۶)

اے اللہ میری ہدایت فرما مجھے الہام فرما اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ۔

(۸۷)

اے اللہ میں آپ سے نیک کام انجام دینے، بری باتیں چھوڑنے، مساکین کی محبت اور اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ آپ میری مغفرت فرمائیں اور مجھ پر رحم فرمائیں۔ اور جب آپ اپنے بندوں کو کسی آزمائش میں مبتلا کرنا چاہیں تو مجھے آزمائش میں ڈالے بغیر اپنے پاس اٹھا لیجیے۔

(۸۸)

اے اللہ میں آپ سے آپ کی محبت اور ہر اس شخص کی محبت جو آپ سے محبت کرتا ہو، اور ہر اس عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے آپ کی محبت کے قریب کر دے۔

(۸۹)

اے اللہ مجھے اپنا، اپنے فرشتوں، اپنے انبیاء اور اپنی تمام مخلوق کا محبوب بنا دیجیے۔

(۹۰)

اے اللہ اپنی محبت میرے لیے، میری جان، میرے گھر والوں، اور میرے مال، میری اولاد اور میری پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب بنا دے۔

(۹۱)

اے اللہ مجھے میرے کانوں اور میری نگاہوں سے نفع اندوز ہونے کی توفیق عطا فرما۔ اور جو شخص مجھ پر ظلم کرے اس کے مقابلہ میں میری اعانت فرما اور اس سے میرا بدلہ لے۔

(۹۲)

اے اللہ میرے آخری عمر کو بہترین، میرے بہترین عمل کو اس کا (یعنی میری عمر کا) آخری عمل، اور میرے بہترین دن کو اپنی ملاقات کا دن بنا دیجیے۔

(۹۳)

اے اللہ میں آپ سے پاکیزہ زندگی، عمدہ موت اور اس واپسی کا سوال کرتا ہوں جو ذلت و

رسوائی سے پاک ہو۔

(۹۴)

اے اللہ مجھے خوب صبر کرنے والا اور بے انتہا شکر گزار بنا دیجیے۔ اور مجھے میری نگاہوں میں چھوٹا اور لوگوں کی نگاہوں میں بڑا بنا دیجیے۔ اے میرے پروردگار مغفرت و رحم فرما اور مجھے سیدھے راستے کی ہدایت فرما۔

(۹۵)

اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اور آپ کے صحابہ اور آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر رحمت نازل فرما۔

(۹۶)

اے اللہ میرے بڑھاپے کے وقت اور میری عمر ختم ہونے کے وقت میرے رزق میں کشادگی فرما۔

(۹۷)

اے اللہ میں آپ سے سوال کرنے کا بہترین ڈھنگ، بہترین دعا، بہترین کامیابی اور بہترین ثواب کا سوال کرتا ہوں۔ مجھے ثابت قدم رکھیے اور میزان عمل میں میرا پلہ بھاری کر دیجیے، میرے ایمان کو محقق فرمایے، میرا درجہ بلند فرمایے، میری نماز قبول فرمایے اور میرے گناہوں کی مغفرت فرمایے۔ اور میں آپ سے جنت کے درجاتِ عالیہ کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

(۹۸)

اے اللہ میں آپ سے ہر خیر کی ابتدا، اس کی انتہا، اس کی تکمیل، اس کے اوّل، اس کے آخر، اس کے ظاہر، اس کے باطن اور جنت کے اعلیٰ درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

(۹۹)

اے اللہ میں جو کام کروں، اور جو کام بھی انجام دوں، اس کی بہتری کا آپ سے سوال کرتا ہوں، اور ہر مخفی و ظاہر شے کی بہتری کا بھی، اور میں آپ سے جنت کے اعلیٰ درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

(۱۰۰)

اے اللہ میں آپ سے اپنا ذکر بلند کرنے، اپنے گناہ دور کرنے، اپنا دل پاک کرنے، اپنی پاکدامنی اور اپنے گناہوں کی مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں آپ سے جنت کے اعلیٰ درجات کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

(۱۰۱)

اے اللہ میں آپ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ میرے لیے میرے کانوں (قوتِ سماعت) میں برکت عطا فرمایے۔ میری نگاہوں میں ، میری روح میں، میری تخلیق میں، میرے اخلاق میں، میرے گھر والوں میں، میری زندگی میں اور میرے عمل میں برکت عطا فرمایے اور میری نیکیاں قبول فرمایے، اور میں آپ سے جنت کے اعلیٰ درجات کا سوال کرتا ہوں۔

(۱۰۲)

اے اللہ میں بلاؤں کی سختی، بدبختی کے چمٹ جانے، قضا کی برائی اور دشمنوں کی ہنسی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(۱۰۳)

اے اللہ دلوں میں تبدیلی پیدا کرنے والے، میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھیے۔

(۱۰۴)

اے اللہ دلوں اور نگاہوں کو پھیرنے والے، ہمارے دل اپنی اطاعت کی جانب پھیر دیجیے۔

(۱۰۵)

اے اللہ ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہوجا، اور ہماری جانب سے (ہمارے اعمال) قبول فرما۔ہمیں جنت میں داخل فرما،ہمیں دوزخ سے نجات دے، اور ہمارے لیے ہمارے تمام کاموں کو درست فرما دے۔

(۱۰۶)

اے اللہ ہمیں زیادہ فرما، ہمیں کم نہ کر، ہمیں باعزت کر، ہمیں ذلیل نہ کر، ہمیں عطا کر، ہمیں محروم نہ کر، ہمیں ترجیح دے اور ہمارے مقابلہ میں کسی دوسرے کو ترجیح نہ دے۔

(۱۰۷)

اے اللہ اپنے ذکر وشکر اور اپنی بہترین عبادت پر ہماری اعانت فرما۔

(۱۰۸)

اے اللہ تمام کاموں کے انجام کو ہمارے لیے بہتر فرما، اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

(۱۰۹)

اے اللہ ہمیں اپنا وہ خوف عطا فرمایے جو ہمارے اور آپ کی نافرمانی کے درمیان حائل ہوجائے۔ اپنی وہ اطاعت عطا فرمایے جو ہمیں آپ کی جنت تک پہنچا دے، وہ یقین عطا فرمایے جو ہم پر دنیا کے مصائب کو ہلکا کر دے اور جب تک ہم زندہ رہیں اس وقت تک ہمیں ہمارے کانوں، ہماری نگاہوں اور ہمارے قویٰ سے نفع اندوز ہونے کی توفیق عطا فرمایا۔اور ان چیزوں کو ہمارا وارث بنا، اور ہم پر جو بھی ظلم کرے اس سے ہمارا انتقام لے ہمارے دشمنوں کے مقابلہ پر ہماری مدد فرما۔ دنیا کو ہماری سب سے بڑی فکر اور ہمارے علم کی انتہا نہ بنا۔ ہمارے دین میں ہم پر کوئی مصیبت نازل نہ فرما۔ہمارے گناہوں کے عوض ہم پر وہ شخص مسلط نہ فرما جو ہماری ذات کے بارے میں نہ تجھ سے خوف کرے اور نہ ہم پر رحم کرے۔

(۱۱۰)

اے اللہ ہم آپ سے آپ کی رحمت کو واجب کرنے والے اور آپ کی مغفرت کو یقینی بنانے والے امور اور ہر نیکی کے بآسانی حاصل کرنے، ہر برائی سے سلامتی، جنت کی کامیابی اور دوزخ سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔

(۱۱۱)

اے اللہ ہمارا کوئی گناہ ایسا نہ چھوڑیئے جسے آپ معاف نہ فرما دیں، نہ کوئی ایسا عیب چھوڑیئے جس کی آپ پردہ پوشی نہ کریں، نہ کوئی ایسی فکر جسے آپ دور نہ کریں، نہ ایسا قرض جسے آپ ادا نہ کریں، اور نہ دنیا وآخرت کی کوئی ایسی حاجت پوری کیے بغیر چھوڑیں جس میں آپ کی رضا اور ہماری صلاح ہو۔اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

(۱۱۲)

اے اللہ میں آپ کی جناب سے اس رحمت کا سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے میرے دل کو ہدایت حاصل ہو، جس کے ذریعے میرا کام مجتمع ہو، جس کے ذریعے میری پراگندگی دور ہو۔ جس کے ذریعے میرے غائب کی حفاظت ہو، جس کے ذریعے میرے موجود کا درجہ بلند ہو، جس کے ذریعے میرا چہرہ روشن ہو، جس کے ذریعے میرا عمل پاکیزہ ہو، جس کے ذریعے آپ مجھے میری ہدایت الہام فرمائیں۔جس کے ذریعے میری مانوس شے لوٹ آئے اور جس کے ذریعے آپ مجھے ہر برائی سے بچائیں۔

(۱۱۳)

اے اللہ مجھے ایمانِ صادق اور وہ یقین عطا فرما جس کے بعد کفر نہ ہو، اور وہ رحمت عنایت فرما جس کے ذریعے میں دنیا و آخرت میں تیری کرامت کی بلندی کو حاصل کرسکوں۔

(۱۱۴)

اے اللہ میں آپ سے فیصلے کے دن کی کامیابی، نیک بختوں کے عیش، شہداء کے مقام، انبیاء کی رفاقت اور دشمنوں پر مدد کا سوال کرتا ہوں۔

(۱۱۵)

اے اللہ میں اپنی حاجت آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اگرچہ میری رائے کمتر اور میرا علم وعمل ضعیف ہے۔ میں آپ کی رحمت کا محتاج ہوں۔ اے تمام کاموں کے پورا کرنے والے اور اے دلوں کو شفا بخشنے والے میں آپ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح آپ سمندروں میں پناہ دیتے ہیں، اسی طرح مجھے دوزخ کے عذاب، فتنۂ قبر اور ہلاکت (قیامت) کی پکار سے پناہ دیجیے۔

(۱۱۶)

اے اللہ جس اچھی بات کے سمجھنے سے میری فکر قاصر ہو اور میرا علم وعمل عاجز ہو، اور میرا سوال اس بھلائی تک نہ پہنچ سکے جس کا آپ نے اپنی مخلوقات میں سے کسی سے وعدہ کیا ہو یا آپ اپنے بندوں میں سے کسی کو وہ بھلائی دینا چاہتے ہوں تو میں اس کے حصول میں آپ کی طرف زیادہ محتاج ہوں اور میں اسی کا آپ سے سوال کرتا ہوں۔ اے سب جہانوں کے پروردگار میں آپ کی رحمت سے اس کا طالب ہوں۔

(۱۱۷)

اے اللہ مضبوط رسی اور باہدایت امر والے، میں آپ سے قیامت کے دن کے خوف سے، امن کا اور ہمیشگی کے دن جنت میں حاضر بارگاہ، رکوع وسجود میں ہمہ وقت مشغول، ایفائے عہد کرنے والے مقربوں کے ساتھ داخلے کا سوال کرتا ہوں، آپ بہت رحم فرمانے والے مخلوق کو دوست رکھنے والے ہیں آپ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔

(۱۱۸)

پاک ہے وہ ذات جو عزت کے ساتھ منسوب ہے اور عزت ہی کا حکم دیتی ہے۔ پاک ہے وہ ذات

جس نے بڑائی کا لباس پہنا اور بڑائی کی تکریم کی۔ پاک ہے وہ ذات جس کے علاوہ تسبیح کسی کے لیے مناسب نہیں۔ پاک ہے وہ ذات جو فضل ونعمت والی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو بڑائی اور عظمت والی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کا علم ہر شے کو محیط ہے۔

(۱۱۹)

اے اللہ میں آپ سے دین و دنیا اور آخرت میں عفو و عافیت اور ہمیشہ کی معافی کا سوال کرتا ہوں۔

(۱۲۰)

اے اللہ آپ معاف فرمانے والے ہیں، معافی کو پسند کرتے ہیں۔ مجھے بھی معاف فرما دیجیے۔

(۱۲۱)

اے اللہ میں آپ سے صحت، ایمان، حسنِ اخلاق کے ساتھ ایمان اور اس کامیابی کا سوال کرتا ہوں جس کے پیچھے لگاتار کامیابی ہو، اور آپ کی رحمت آپ کی عافیت اور آپ کی مغفرت و رضا کا سوال کرتا ہوں۔

(۱۲۲)

اے اللہ میں آپ سے صحت، عفت (پاکدامنی) حسنِ اخلاق اور تقدیر پر راضی رہنے کی توفیق کا سوال کرتا ہوں۔

(۱۲۳)

اے اللہ ہمیں ہدایت یافتہ اور ہدایت کرنے والا بنا دیجیے، گمراہ اور گمراہ کرنے والا نہ بنائیے۔ آپ کے دوستوں کی سلامتی چاہنے والے، آپ کے دشمنوں سے لڑنے والے بنائیے، ہم آپ کی محبت کی وجہ سے اس شخص سے محبت کرنے لگ جائیں جو آپ سے محبت کرتا ہو، اور آپ کی عداوت کی وجہ سے اس شخص سے عداوت رکھیں جو آپ سے عداوت رکھتا ہو۔

(۱۲۴)

اے اللہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے اور آپ کا فرمان سچا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا (ہماری دعا قبول فرمایے)۔

(۱۲۵)

اے اللہ یہ دعا ہے اور قبولیت آپ کے ذمہ ہے۔ ہماری یہ کوشش ہے اور آپ ہی پر بھروسہ ہے۔ اور کسی میں کوئی طاقت وقوت نہیں مگر آپ کی عطا سے۔

(۱۲۶)

اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمت نازل فرما۔

(۱۲۷)

اے اللہ میں آپ سے اپنے نفس کی برائی اور ہر چوپائے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جن کی پیشانیاں آپ کے قبضے میں ہیں۔ یقیناً میرا پروردگار سیدھی راہ پر (عادل ومنصف) ہے۔

(۱۲۸)

اے اللہ فکر کو رفع کرنے والے، غم کو دفع کرنے والے، بےقراروں کی دعا کو قبول کرنے والے، دنیا وآخرت میں مہربان اور رحم فرمانے والے، مجھے اپنی اس رحمت سے نوازیے جو مجھے آپ کی رحمت کے علاوہ دوسروں کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔

(۱۲۹)

ہم نے اس اللہ کے ساتھ صبح کی ہے جس کے لیے کوئی شے محال نہیں اور اللہ کی اس عزت کے ساتھ صبح کی ہے جس تک پہنچ اور جس پر اژدہام ممکن نہیں۔ اور ہم اللہ کی اس سلطنت کے پردہ میں چھپتے ہیں جو ہر آفت کو روکنے والی ہے، اور اللہ کے تمام اچھے ناموں کے واسطے سے ہم تمام ابلیسوں اور تمام شیاطین کے شر سے خواہ وہ انسان ہو یا جن، اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ اور ہر اس شے کے شر سے جو اعلانیہ برائی کرتی ہو یا چھپ کر، اور ہر اس شے کے شر سے جو رات کو چھپتی اور دن میں نکلتی یا دن میں چھپتی اور رات کو نکلتی ہے، اور ہر اس شے کے شر سے جو اللہ نے پیدا کی یا اسے اگایا یا ظاہر کیا، اور ابلیس اور اس کے لشکروں کے شر سے، اور ہر چوپائے کے شر سے جس کی پیشانی آپ کے قبضے میں ہے (اللہ کی پناہ میں آتے ہیں)۔

(۱۳۰)

میں اللہ کی مدد سے ان تمام چیزوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جن کے شر سے حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت ابراہیمؑ نے پناہ مانگی، جنہوں نے عہدِ خداوندی کو پورا کیا۔ اور ہر اس شے کے شر سے جو اللہ نے پیدا کی یا اسے اگایا یا ظاہر فرمایا۔ اور ابلیس اور اس کے لشکروں کے شر سے، اور ہر اس شے کے شر سے جس سے بچا جاتا ہو۔

(۱۳۱)

اے اللہ میں آپ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے پاس ہے، مجھ پر اپنا فضل بہا دیجیے،

مجھ پر اپنی رحمت پھیلا دیجیے اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل فرما دیجیے۔

(۱۳۲)

اے اللہ تمام حمد آپ کے لیے ہے اور تمام ملک بھی آپ کا ہے۔ اور تمام بھلائی آپ کے قبضہ میں ہے اور تمام کام آپ کی جانب لوٹ جائیں گے۔ وہ ظاہر ہوں یا مخفی، آپ ہی اس لائق ہیں کہ آپ کی حمد کی جائے، آپ ہر شے پر قادر ہیں۔

(۱۳۳)

اے اللہ میں پہلے جتنے گناہ کر چکا ہوں ان سب کی مغفرت فرما اور بقیہ عمر میں مجھے گناہوں سے محفوظ رکھ، اور مجھے اس پاکیزہ عمل کی توفیق عطا فرما جس سے تو راضی ہو جائے۔

(۱۳۴)

اے اللہ میں کمزور ہوں مجھے اپنی رضا کے حصول کی قوت عطا فرمایے اور میری پیشانی خیر کی طرف موڑ دیجیے، اور اسلام کو میری آرزوؤں کی انتہا بنا دیجیے۔

(۱۳۵)

اے اللہ میں ضعیف ہوں مجھے طاقت عطا فرما، میں ذلیل ہوں مجھے عزت عطا فرما اور میں فقیر ہوں مجھے غنی کر۔

(۱۳۶)

اے اللہ تمام حمد آپ کے لیے ہے۔ جس کے لیے آپ (روزی) کشادہ کر دیں اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے روک دیں اسے کوئی دینے والا نہیں، اور جسے گمراہ کر دیں اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں، اور جسے ہدایت دیں اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جس سے روک لیں اسے کوئی دینے والا نہیں، اور جسے عطا کریں اس سے کوئی روکنے والا نہیں، اور جسے آپ دور کریں اسے کوئی قریب کرنے والا نہیں، اور جسے آپ قریب کریں اسے کوئی دور کرنے والا نہیں۔

(۱۳۷)

اے اللہ ہم پر اپنی برکتیں، اپنی رحمت اور اپنا رزق کشادہ فرما۔

(۱۳۸)

اے اللہ میں آپ سے دہشت کے دن نعمت کا اور خوف کے دن امن کا سوال کرتا ہوں۔

(۱۳۹)

اے اللہ میں آپ کی مدد سے اس شے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو آپ نے ہمیں عطا کی ہے اور اس شے کے شر سے بھی جو ہم سے روک لی ہے۔

(۱۴۰)

اے اللہ ہمارے لیے ایمان کو محبوب بنا دیجیے۔ اور ایمان کو ہمارے دلوں میں مزین فرمایے اور کفر و فسق اور نافرمانی کو ہمارے لیے قابلِ نفرت بنا دیجیے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے کر دیجیے۔

(۱۴۱)

اے اللہ ہمیں رسوا کیے بغیر اور آزمائش میں مبتلا کیے بغیر مسلمان زندہ رکھ اور مسلمان رکھ کر وفات دے۔

(۱۴۲)

اے اللہ ان کافروں کو ہلاک فرمایے جو آپ کے رسولوں کی تکذیب کرتے اور آپ کی راہ سے روکتے ہیں، اور ان پر بلا اور عذاب مسلط کیجیے۔

(۱۴۳)

اے اللہ ان کافروں کو ہلاک فرما جنہیں کتاب دی گئی تھی۔

(۱۴۴)

اے اللہ میں زخم، طاعون، وبا اور اپنی جان، اپنے نفس اور اپنے مال و اولاد کے بارے میں بڑی بلا اور آزمائش سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ ان چیزوں سے بہت بڑا ہے جن سے ہم خائف رہتے اور ڈرتے ہیں۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ ان تمام چیزوں سے جو ہمارے گناہوں کی تعداد کے برابر ہیں حتیٰ کہ ان کی مغفرت کر دی جائے۔

(۱۴۵)

اے اللہ تو نے ہم میں جس طرح اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اسی طرح ہمارے لیے ہمارے گھر آباد فرما، اور ہم سے ہماری بداعمالیوں پر مواخذہ نہ فرما۔ اور ہمیں ہماری خطاؤں کے عوض ہلاک نہ کر۔ اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔ سلام ہوگا پروردگار، رحمت والے کی جانب سے، میں نے اپنی جان اپنے اہل و مال اور اپنی اولاد کو اس اللہ کی حفاظت میں دیا جو زندہ

ہے، قائم رکھنے والا ہے، جس کے لیے کبھی موت نہیں، اور اللہ تعالیٰ ہم سے برائی اور تکلیف کو ایک کروڑ بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی برکت سے دور فرمایے۔

(۱۴۶)

اے اللہ میں آپ سے زخم، طاعون، بلاؤں کے ہجوم، اچانک موت، بخار کی تپش، قضاء کی برائی اور بلا کی برائی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں اور ہم بدبختی کے پہنچنے اور دشمنوں کی ہنسی سے آپ کی پناہ میں آتے ہیں۔ اے زندہ اے قائم رکھنے والے، اے جلال و اکرام والے ہمارے پروردگار ہم سے عذاب دور فرما، بے شک ہم مومن ہیں، اے ہمارے پروردگار ہم سے جہنم کے عذاب کو پھیر دیجیے۔ یقیناً اس کا عذاب تباہ کن ہے۔اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اور اگر آپ مغفرت نہ فرمائیں گے اور رحم نہ فرمائیں گے تو ہم نقصان پانے والوں میں ہوں گے، اے تمام جہانوں کے پروردگار اپنی رحمت سے (ہماری یہ دعا قبول فرما) اے اللہ، اے حفاظت فرمانے والے، اے اللہ، اے بلند فرمانے والے۔

(۱۴۷)

اے اللہ اپنے دوستوں کے لیے کشادگی اور عافیت میں جلدی فرما۔ اور میری زندگی طویل فرما۔ کیونکہ تو ہی وہ اللہ ہے جو اہلِ آخرت کو ہمیشہ کی زندگی عنایت فرمائے گا۔ مجھے طویل و دراز عمر عطا فرما۔ اور اپنی عافیت و رضا میں مزید عیش عطا فرما کیونکہ تو ہی اس کا مالک ہے، اور دنیا و آخرت میں اس پر قادر ہے۔

(۱۴۸)

میں اللہ کے کامل و تام کلمات کے واسطے سے، اللہ کے غضب، اس کی سزا کی تکلیف، اس کے بندوں کے شر، شیاطین کے چوکوں کے شر، اور شیاطین کے اپنے پاس آنے سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۴۹)

اے اللہ تعالیٰ میں آپ کی معزز ذات اور آپ کے کامل کلمات کے وسیلے سے ان تمام چیزوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جن کی پیشانیاں آپ کے قبضے میں ہیں۔

(۱۵۰)

اے اللہ آپ گناہ اور تاوان کو دور فرماتے ہیں۔

(۱۵۱)

اے اللہ آپ کے لشکر کو شکست نہیں دی جاسکتی، اور نہ آپ کے وعدہ کے خلاف کیا جاسکتا ہے۔ آپ کی ذات پاک ہے اور آپ ہی کے لیے حمد ہے۔ میں اس اللہ کی پناہ میں جاتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ جو میرا اور ہر شے کا معبود ہے۔ میں نے اپنے اور ہر شے کے پروردگار کو مضبوطی سے تھام لیا ہے، اور میں نے اس زندہ پر بھروسا کیا ہے جس کے لیے موت نہیں۔ اور میں نے تمام برائیوں کو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ذریعہ دور کیا ہے مجھے اللہ کافی ہے اور وہی اچھا کارساز ہے۔ مجھے بندوں سے پروردگار کافی ہے، مجھے مخلوقات سے خالق کافی ہے۔ رزق دیے جانے والوں سے مجھے رزّاق کافی ہے۔ مجھے اللہ کافی اور وافی ہے۔ اللہ نے اس شخص کی سن لی جس نے اسے پکارا، اللہ سے ورے کوئی منتہا نہیں ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، میں نے اسی پر بھروسا کیا اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔

(۱۵۲)

اے اللہ میں اپنی قوت کی کمزوری، اپنی تدبیر کی کمی اور لوگوں کے مقابلے میں اپنی کمزوری کی آپ سے شکایت کرتا ہوں۔ اے رب العالمین اپنی رحمت کے واسطے سے (میری مدد فرما) آپ کمزوروں کے بھی پروردگار ہیں اور میرے بھی پروردگار ہیں۔ آپ مجھے کس کے سپرد فرما رہے ہیں۔ اگر (آپ کی رحمت سے) ایسے دور کے سپرد فرما رہے ہیں جو مجھے پریشان کر دے گا یا ایسے دشمن کے سپرد فرما رہے ہیں جس کے تمام معاملات آپ کے اختیار میں ہیں (ایسی صورت میں بھی) اگر آپ کا غضب مجھ پر نہ ہو تو مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ اس لیے کہ آپ کی عافیت (اور عفو) میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے۔ میں آپ کی ذات کے اس نور کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس سے تاریکیاں روشن ہیں اور جس پر دنیا و آخرت کی اصلاح کا مدار ہے۔ اس بات کا کہ میں آپ کی ناراضگی کا مستحق نہ بنوں، اور مجھ پر آپ کا عذاب نازل نہ ہو۔ اور آپ کی عطا کے بغیر کوئی طاقت و قوت نہیں۔ میں آپ کی رضا کے حصول کے لیے کوشش کرتا رہوں گا تاکہ آپ راضی ہو جائیں۔

(۱۵۳)

اے اللہ مجھے وہ علم دے جو مجھے نفع دے اور جس کا مجھے علم دیا ہے اس سے مجھے نفع پہنچا، اور میرے علم میں اضافہ فرما۔

(۱۵۴)

اے اللہ ! اے حضرت ابراہیمؑ کو علم بخشنے والے مجھے علم عطا فرما، اور سلیمانؑ کو فہم عطا کرنے والے مجھے فہم عطا فرما۔

(۱۵۵)

اے اللہ مجھے اور تمام مسلمانوں کو ہر فکر سے نجات دے اور ہر تنگی سے نکلنے کا ذریعہ پیدا فرما۔ اور ہر بلا سے عافیت عطا فرما۔

(۱۵۶)

اے اللہ جو شخص بھی مسلمانوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے آپ اسے اسی کی ذات میں مشغول فرما دیں۔

(۱۵۷)

اے اللہ میری، میرے والدین کی، تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کی، اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کی مغفرت فرمایے خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ یقیناً آپ قریب ہیں۔ دعائیں قبول فرمانے والے ہیں، تمام جہانوں کے پروردگار ہیں۔

(۱۵۸)

اے اللہ میرے دل کو نفاق سے، میرے عمل کو ریا سے، میری زبان کو جھوٹ سے، اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کر دیجیے، کیونکہ آپ نگاہوں کی خیانت اور دل کی مخفی باتوں کو جانتے ہیں۔

(۱۵۹)

اے اللہ میں آپ سے اس نفس کا سوال کرتا ہوں جو آپ کی ملاقات سے مطمئن ہو۔ اور جو آپ کی عطا پر قناعت کرے اور جو آپ کی قضا پر راضی ہو۔

(۱۶۰)

اے اللہ آپ میرے ظاہر اور باطن کو خوب جانتے ہیں میری معذرت قبول فرمایے اور آپ میری حاجت کو بھی جانتے ہیں تو آپ مجھے میرا سوال عطا فرما دیجیے۔

(۱۶۱)

اے اللہ میں آپ سے اس ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں راسخ ہو جائے، اور ایسے پختہ یقین کا کہ میں اس بات پر یقین کرلوں کہ مجھے اس وقت تک ہرگز کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی جب

تک آپ اسے میرے لیے نہ لکھ دیں۔ اور جو مصیبت مجھے پہنچتی ہے وہ مجھ سے ہٹ نہیں سکتی اور جو مجھ سے ہٹی ہوئی ہے وہ مجھے پہنچ نہیں سکتی۔

(۱۶۲)

اے اللہ میں آپ سے اس ایمان کا سوال کرتا ہوں جس سے میں ہدایت حاصل کروں، اور اس نور کا جس کے پیچھے چلوں، اور اس رزق حلال کا جس پر اکتفا کروں۔

(۱۶۳)

اے اللہ مجھے ایسا کر دیجیے کہ میں اپنے دل کی گہرائیوں سے صرف آپ سے محبت کروں اور اپنی پوری کوشش سے آپ کو راضی کروں۔

(۱۶۴)

اے اللہ میری تمام محبت اپنے لیے (آپ کے لیے) کر لیجیے۔ اور میری تمام کوشش کو اپنی (آپ کی) رضا مندی کے لیے مختص فرما دیجیے۔

(۱۶۵)

اے اللہ وہ شے جس سے میں محبت کرتا ہوں اور آپ نے اسے مجھ سے دور رکھا ہے تو آپ اسے میرے لیے ان کاموں میں قوت کا ذریعہ بنا دیجیے جنہیں آپ پسند فرماتے ہیں۔ اور جیسا آپ پسند فرماتے ہیں، مجھے ویسا بنا دیجیے۔

(۱۶۶)

اے اللہ کھڑے، بیٹھے اور لیٹے اسلام پر ثبات قدم کے ساتھ میری حفاظت فرما، اور مجھ پر کسی دشمن اور حاسد کو ہنسنے کا موقعہ نہ دے۔

(۱۶۷)

اے اللہ اپنے علم اور مخلوق پر اپنی قدرت کے ذریعے مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہو۔ اور مجھے اس وقت وفات دے جب میرے لیے وفات بہتر ہو۔

(۱۶۸)

اے اللہ میں آپ سے غیب و حاضر میں آپ کے خوف اور غضب و رضا میں، فیصلۂ حق اور فقر و غنا میں، میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور آپ سے اس نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو، اور آنکھوں کی اس ٹھنڈک کا جو منقطع نہ ہو۔

(۱۶۹)

میں سبحان اللہ کہتا ہوں (یعنی اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں) میزانِ عمل بھر کر اور منتہائے علم کے برابر اور انتہائے رضا کے برابر اور عرش کے وزن کے برابر، اور لا الٰہ اللہ (کہتا ہوں) میزان بھر کر اور منتہائے علم کے برابر اور انتہائے رضا کے برابر، اور عرش کے وزن کے برابر، اور اللہ اکبر (کہتا ہوں)۔ میزان بھر کر اور منتہائے علم اور انتہائے رضا کے مطابق اور عرش کے وزن کے برابر۔

(۱۷۰)

اے اللہ جس طرح آپ اپنی عظمت کے ساتھ تمام لطیف اشیا سے لطیف تر ہیں اور اپنی عظمت کے ذریعہ تمام عظیم اشیا سے بلند ہیں۔ اور زمین کے نیچے کی چیز کو اسی طرح جانتے ہیں جس طرح اپنے عرش کے اوپر کی چیز کو جانتے ہیں۔ اور دل کے وسوسے آپ کے نزدیک ایسے ہیں جیسے ایک ظاہر شے، اور اعلانیہ بات آپ کے علم میں ایسی ہے جیسے کہ ایک مخفی بات، اور ہر شے آپ کی عظمت کی مطیع ہے۔ آپ کی سلطنت کے آگے ہر سلطان (وصاحب غلبہ) عاجز ہے۔ اور دنیا و آخرت کے تمام کام آپ کے قبضے میں ہیں۔ ہر وہ فکر و غم جس میں میں نے صبح کی ہے، اس سے میرے چھٹکارا پانے اور نجات حاصل کرنے کا ذریعہ پیدا فرما دیجیے۔

(۱۷۱)

اے اللہ آپ کی معافی میرے گناہوں سے زیادہ اور آپ کی درگزر میری غلطیوں سے زیادہ ہے۔ مجھے اس بات کی طمع ہے کہ میں آپ سے اس شے کا سوال کروں جس کے میں لائق نہیں، اور جس کے حصول سے میں قاصر ہوں۔ آپ کو بحالت ایمان پکار رہا ہوں، اور آپ سے انسیت رکھتے ہوئے سوال کرتا ہوں۔ اور آپ میرے محسن ہیں۔ اور میں اپنے نفس کے ساتھ برائی کرتا ہوں ان امور میں جو میرے اور آپ کے درمیان ہیں کہ آپ تو مجھ سے نعمتوں کی نوازش کے ساتھ محبت فرماتے ہیں اور میں آپ کو گناہوں کے ارتکاب سے ناراض کرتا ہوں، لیکن آپ پر بھروسے (نوازش و کرم ہی) نے مجھے آپ کی (نافرمانی کی) جرأت پر آمادہ کیا ہے۔ آپ مجھ پر اپنے فضل و احسان کے ساتھ دوبارہ توجہ فرمایے کیونکہ بلاشبہ آپ بہت توبہ قبول کرنے والے، بے حد رحم فرمانے والے ہیں آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، آپ بے مثال ہیں کہ آپ سے قبل کوئی شے نہ تھی۔ آپ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ کسی شے سے غافل نہیں۔ آپ وہ ذات ہیں جس کے لیے موت نہیں۔ آپ ان تمام اشیا کے خالق ہیں جو نظر آتی ہیں اور جو نظر نہیں آتیں۔ آپ ہر روز ایک نئی

شان میں ہوتے ہیں۔ اے اللہ آپ رحمت اور علم کے اعتبار سے ہر شے کو محیط ہیں۔ اے بہت مہربان، اے نہایت رحم فرمانے والے، اے انتہائی بردبار، اے بے حد کرم والے، اے یکتا، اے بے نیاز، اے زندہ، اے زندگی بخشنے والے، اے زندہ، اے قائم رکھنے والے، آپ کے علاوہ اے ہمارے رب کوئی معبود نہیں۔ یقیناً ہم آپ کے بندے ہیں، اور آپ کی راہ میں ہیں۔ ہمارے لیے ہر خیر کی راہ پیدا فرما دیجیے۔

(۱۷۲)

اے اللہ اپنے بندوں (اور اپنی بندیوں کو مجھ پر مہربان کر دیجیے) اور اپنے شریر بندوں سے مجھے بے پرواہ کر دیجیے اے سب سے رحم فرمانے والے، اے بہت محبت کرنے والے۔ اے معزز عرش والے، اے وہ کہ تو جس کا ارادہ کرتا ہے اسے کر گزرتا ہے، میں تیرے اس غلبے کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جس تک کسی کی رسائی نہیں، اور تیری اس حکومت کے وسیلے سے جس پر اژدہام نہیں ہوسکتا، اور تیرے اس نور کے واسطے سے جس سے تیرے عرش کے ستون ہیں۔ تو مجھے (فلاں فلاں) بیماری سے بچا، اے مدد کرنے والے میری مدد کر اے مدد کرنے والے میری مدد کر، اے مدد کرنے والے میری مدد کر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میرے دائیں طرف ہے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میرے بائیں طرف ہے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میرے آگے ہے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میرے پیچھے ہے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میرے اوپر ہے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میرے تمام اطراف میں ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میری پیشانی تھامے ہوئے ہے۔

(۱۷۳)

میں اللہ کے غلبے وعظمت کے ساتھ، اور اللہ کے غلبے وقدرت کے ساتھ، اور اللہ کے غلبے وسلطنت کے ساتھ، اور جلالِ خداوندی کے غلبے کے ساتھ، اور اللہ کی عزت کے ساتھ ہر اس شے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اللہ نے پیدا فرمائی اور اگائی اور ظاہر فرمائی اور اس شے کے شر سے جو تحت الثریٰ میں ہے، اور چوپائے کے شر سے جس کی پیشانی میرے پروردگار کے قبضے میں ہے۔ یقیناً میرا پروردگار سیدھی راہ پر (یعنی عادل ومنصف) ہے اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ہر بھاگنے والے کا ٹھکانہ اور ہر خوف زدہ کی جائے پناہ ہے۔

(۱۷۴)

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کے واسطے سے میں اپنی جان اور اپنا دین اور اپنے اہل و مال اور

اپنے اللہ اور اپنے مولا اور اپنے سردار کی نعمتیں جو میرے پاس ہیں ان سب کو بچاتا ہوں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ساتھ میں ابلیس، اس کے سواروں، اس کے پیادوں، اس کے شیطانوں، اس کے سرکشوں، اور اس کے مددگاروں، اور تمام انسان و جنات اور ان کی شرارتوں سے نجات پاتا ہوں۔

(۱۷۵)

لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے وسیلے سے میں اللہ کی مخلوق میں سے ہر اس شخص کے ظلم کو روکتا ہوں جو مجھ پر ظلم کرنا چاہے۔

(۱۷۶)

اللہ کی تمام مخلوق میں سے میرے ساتھ جو بھی بغاوت کرتا ہے میں اس کی کوشش کو لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے ذریعے ختم کرتا ہوں۔

(۱۷۷)

اللہ کی تمام مخلوق میں سے مجھ سے جو بھی زیادتی کرنا چاہتا ہے میں اس کی زیادتی کو لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے وسیلے سے روکتا ہوں۔

(۱۷۸)

اللہ کی تمام مخلوق میں سے جو شے بھی میرے ساتھ مکر کرنا چاہتی ہے میں اس کے مکر کو لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے ذریعہ کمزور بناتا ہوں۔

(۱۷۹)

اللہ کی تمام مخلوق میں سے جو بھی میرے ساتھ عیاری کرتا ہے میں اس کی عیاری کو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ذریعہ زائل کرتا ہوں۔

(۱۸۰)

اللہ کی تمام مخلوق میں سے میرے خلاف جو بھی سعی کرتا ہے میں اس کی سعی کو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ساتھ باطل کرتا ہوں۔

(۱۸۱)

اللہ کی تمام مخلوق میں سے جو بھی مجھ پر غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے میں اسے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ساتھ ذلیل کرتا ہوں۔

(۱۸۲)

میں اپنی زندگی وموت، اور ملک الموت کے نزول کے وقت اورسکرات ،محبت اورموت کی سختیوں کے وقت لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہہ کر مدد طلب کرتا ہوں۔

(۱۸۳)

اے اللہ ہمیں اپنے نفسوں کے سپرد نہ کیجیے ورنہ ہم عاجز ہوجائیں گے۔ اور نہ لوگوں کے سپرد کیجیے ورنہ ہم ضائع ہوجائیں گے۔

(۱۸۴)

اے اللہ آپ نے جس طرح اپنی ذات کے بارے میں میری ہدایت فرمائی اسی طرح آپ اپنے لیے میرے شفیع بن جائیں۔

(۱۸۵)

اے اللہ مجھے اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا، آپ کی آزمائشوں پر صبر کرنے والا، اور آپ کے دوستوں کی مدد کرنے والا بنا دیجیے۔

(۱۸۶)

اے اللہ میری برائیوں کے سبب مجھے اپنے پاس کے خیر سے محروم نہ فرمایے۔

(۱۸۷)

اے اللہ میں آپ سے خوشگوار زندگی، عمدہ رزق اور نیک عمل کا سوال کرتا ہوں۔

(۱۸۸)

اے اللہ مجھے اپنا محتاج بنا کر دوسروں سے غنی کردیجیے۔ اور اپنے سے بے نیاز کرکے مجھے دوسروں کا محتاج نہ بنائیے۔

(۱۸۹)

اے اللہ میرے شرمندہ کن عمل پر پردہ ڈال دے۔ میرے خوف کو امن سے تبدیل فرما اور میرے بوجھ کو ہلکا فرما۔

(۱۹۰)

اے اللہ اپنے حسنِ عبادت پر مجھے اجر عطا فرما اور تیری رحمت کے دروازے کھولنے اور تیری

بردباری سے بہرہ مند ہونے کی توفیق عنایت فرما۔

(۱۹۱)

اے اللہ ہمیں محفوظ رکھ اور ہمیں چھوڑ نہ دے اور ہم پر فضل فرما، اور ہمارا امتحان نہ لے۔

(۱۹۲)

اے اللہ ہمیں اپنی ضمانت، اپنے امان میں اور اپنے احسان کے مستحقین میں داخل فرمایے۔

(۱۹۳)

اے اللہ اپنے کرم اور اپنے لطفِ خفی سے مجھے وافر حصہ عطا فرما۔

(۱۹۴)

اے اللہ میرے ہر سوال کو پورا کرنے کے لیے آپ کافی ہیں، میرا حال آپ کو معلوم ہے۔

(۱۹۵)

اے اللہ میرے ہر گناہ کی مغفرت فرما اور ہر پہلو سے میری حفاظت فرما اور مجھ سے تکلیف دور فرما۔

(۱۹۶)

اے اللہ موت اور اس کی تکلیف میں میری اعانت فرما اور قبر اور اس کی تاریکی میں پلِ صراط پر لغزش اور قیامت اور اس کی دہشت میں بھی میری مدد فرما۔

(۱۹۷)

اے اللہ آپ مجھے جس وقت تک زندہ رکھیں اس وقت تک میرے کام کو بہتر فرمایے۔ اور جب تک آپ مجھے باقی رکھیں اس وقت تک مجھے عافیت بخشیے۔ اور جو شے آپ نے میرے لیے مقدر کی ہے اس میں میرے لیے برکت عطا فرمایے، اور جس شے کو آپ نے میرے لیے پسند کیا ہے اس کی حفاظت فرمایے۔ اور جب آپ مجھے وفات دیں تو مجھ پر رحم فرمایے۔ اور جب آپ مجھے قبر میں لے جائیں تو میری وحشت کو انس میں تبدیل فرمایے۔ اور جب آپ مجھ سے حساب لیں تو مجھ پر مہربانی فرمایے۔ اور میرے ایمان کو سلب نہ فرمایے حالانکہ آپ ہی نے مجھے ایمان کو پہچاننے والا بنایا۔

(۱۹۸)

اے اللہ نیک کاموں میں میرے قدم ثابت رکھ، اور موت کے بعد میری تکلیف کو دور فرما۔ میرے دنیا سے جانے اور میرے کوچ میں آسانی و رحمت فرما، میرا ذمہ نہ چھوڑ اے میرے منتہائے مقصود۔

(۱۹۹)

اے اللہ میری امیدیں نہ توڑ، انہیں پوری فرما، میرے عدو (دشمنوں) سے نمٹ اور میرے حال کی اصلاح فرما، اور دین و دنیا اور آخرت میں میرے کاموں کی کفایت فرما۔ اور مجھے رجوع ہونے والا دل عنایت فرما جو نہ منکر ہو اور نہ سرکش، اور میری مغفرت فرما اور میری ہدایت فرما اور مجھے رزق عطا فرما کہ تو ہی بہترین رزق دینے والا ہے اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین (میری یہ دعا قبول کر)۔

(۲۰۰)

اے اللہ میں آپ سے اپنے اچھے کاموں کے سلسلے میں ہدایت کا طلب گار ہوں، اور اپنے نفس کے شر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ میرا پروردگار پاک و بلند اور بہت دینے والا ہے۔

(۲۰۱)

اے مخفی باتوں کے جاننے والے، درجات بلند کرنے والے، عرش والے، آپ اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتے ہیں اپنے حکم سے روح الامین کو بھیج دیتے ہیں۔ گناہ کی مغفرت کرنے والے، توبہ قبول کرنے والے، سخت سزا دینے والے، بڑی طاقت والے، آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں آپ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ بہت بڑا ہے۔ میں اللہ کی پاکی اور اس کی حمد بیان کرتا ہوں، میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں، اللہ کے عطا کیے بغیر کسی میں طاقت و قوت نہیں۔ وہی اوّل ہے وہی آخر ہے، وہی ظاہر ہے، وہی باطن ہے، اور وہ ہر شے کو جاننے والا ہے۔

(۲۰۲)

اے اللہ میں آپ سے ان گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں جن کی میں نے آپ سے توبہ کی تھی لیکن میں دوبارہ ان گناہوں کا اعادہ کر بیٹھا، اور آپ کی ذات کے لیے جس بات کا اپنی جان سے عہد کیا تھا لیکن پھر اسے وفا نہ کرسکا، اس کی بھی آپ سے مغفرت چاہتا ہوں، اور میں آپ سے اس کی بھی مغفرت طلب کرتا ہوں کہ میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں صرف آپ کو اپنا مقصود بنائں گا، لیکن جیسا کہ آپ جانتے ہیں میرا دل دوسروں میں مشغول ہوگیا۔

(۲۰۳)

اے اللہ ہم آپ کی بارگاہ میں ان امور کو وسیلہ بناتے ہیں جنہیں آپ کے نیک بندوں اور آپ کے اولیائے مقربین نے وسیلہ بنایا تھا۔ یہ کہ آپ اپنے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے

میں وہ سمجھ ہمیں عنایت فرما دیں جس سے ہم صدیقین کے مقامات پر پہنچ جائیں۔ اور ان علما کے زمرے میں ہمارا حشر ہو جو دین پر عامل تھے۔

(۲۰۴)

اے اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کر دیجیے جو ظالموں کی بستی چھوڑ کر چلے گئے۔ اور حکمت کے چشمے سے سیراب ہوئے۔ اور فہم وفراست کی کشتی میں سوار ہوئے۔

(۲۰۵)

اے اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کر دیجیے جن کی روحیں علیین کی سیر کرتی ہیں، جن کے دلوں کی ہمتیں تقویٰ کی انتہا تک پہنچ گئی ہیں۔ حتیٰ کہ وہ جنت کے باغوں میں گھومتے، اور تسنیم کے باغوں سے میوہ خوری کرتے، اور خوشی کی موجوں میں غوطہ زنی کرتے اور مہر شدہ سونٹھ کا پانی پیتے اور عزت و اکرام کے گنجان سائے میں آرام کرتے ہیں۔

(۲۰۶)

اے اللہ ہمیں ان لوگوں میں داخل فرما جنہوں نے صبر کا دروازہ وا کیا اور گھبراہٹ کی خندقوں کو پاٹا اور سخت ترین گھاٹیوں کو پار کیا اور خواہشات کے پل کو عبور کیا۔

(۲۰۷)

اے اللہ ہمیں ان لوگوں میں داخل فرما۔ جن کی جانب ہدایت کے نشانات اشارہ کرتے ہیں۔ اور جن کے لیے نجات کا طریقہ واضح ہے اور جو اخلاص و یقین کی راہ پر گامزن ہیں۔

(۲۰۸)

اے اللہ مجھے اپنی اور میرے نفس کی معرفت عطا فرما، اور مجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ آپ کی اور اپنے نفس کی معرفت رکھنے والا بنا دیجیے۔

(۲۰۹)

اے اللہ بے شک میرا نفس برے کاموں کا بہت حکم دیتا ہے اور شیطان ہر لمحہ مجھے بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا کرتا رہتا ہے۔ چھوٹے گناہ تو درکنار، اور میں اس کے بہکانے سے بچنا چاہتا ہوں۔ لیکن جب تک آپ مجھے توفیق عنایت نہ فرمائیں میں اس کے دفعیہ کی طاقت نہیں رکھتا۔ یقیناً ہر قسم کی بھلائی آپ کے قبضہ میں ہے اور شر آپ کی جانب منسوب نہیں ہوسکتا۔ آپ میری مغفرت فرما دیجیے اور میری توبہ قبول فرمائیے۔ اور مجھے ہدایت کرنے کے بعد میرے دل کو کج نہ کیجیے۔ اور

مجھے کتاب وسنت کا علم عطا فرمایے۔ اگر آپ مجھ پر رحم نہ فرمائیں گے اور میری مغفرت نہ کریں گے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوں گا۔ آپ مجھے سیدھے راستے کی ہدایت فرمایے اور میری پوری مغفرت فرمایے۔ اور مجھ سے درگزر کیجیے۔ کیونکہ یقیناً آپ معاف فرمانے والے ہیں۔ معافی کو پسند فرماتے ہیں۔ اور مجھے دین و دنیا اور آخرت میں عافیت عطا فرمایے۔ اور اے ارحم الراحمین یہ آپ پر کچھ دشوار نہیں اے مہربان مجھ پر اپنے لطف خفی سے مہربانی فرمایے۔ اے مہربان اپنی اس قدرت کے ذریعہ جس کے ساتھ آپ عرش پر مستوی ہیں اور جس پر آپ کے استوا کی کیفیت کو کوئی نہیں جانتا ہر شریر کے شر سے میری کفایت فرمایے۔ اے وہ ذات جو تھی قبل اس کے کہ کوئی شے ہو، اور وہی ہر شے کو بنانے والی ہے اور ہوگی بعد اس کے کہ نہ رہے کوئی شے۔ میں آپ سے آپ کی حفاظت کرنے والی، مغفرت کرنے والی، رحم کرنے والی اور نجات دینے والی نظروں میں سے ایک نظر خاص کا سوال کرتا ہوں۔ اے جلال و اکرام والے، اے زبردست طاقت و انعام والے، آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ آپ سب جہانوں کے پروردگار ہیں۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے مہربان و محسن، اے آسمانوں اور زمین کو کسی نمونہ کے بغیر بنانے والے، عرش عظیم کے پروردگار۔

۲۱۰

اے اللہ میں آپ کا بندہ، آپ کے بندے کا بیٹا، آپ کی بندی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی آپ کے قبضے میں ہے۔ میری ذات میں آپ کا حکم نافذ ہے۔ آپ کا فیصلہ میرے بارے میں عین انصاف ہے۔ میں آپ سے آپ کے ہر اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جو نام آپ نے اپنی ذات کا رکھا ہے۔ یا اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے۔ یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو اس کی تعلیم دی ہے۔ یا علم غیب میں اسے اپنے پاس مخفی رکھا ہے۔ یہ کہ قرآن عظیم کو میرے سینے کا نور، میرے دل کی بہار، میرے غم کے دور ہونے کا ذریعہ اور میرے فکر کے ازالے کا سبب بنا دیجیے۔

۲۱۱

اے اللہ مجھ میں اپنا وہ خوف پیدا کر دیجیے گویا کہ میں آپ کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے اپنے تقویٰ کی سعادت عطا فرمایے۔ اور آپ کی نافرمانیوں کے سبب مجھے دھتکار نہ دیجیے۔ اور مجھے اپنی قضا پر راضی کر دیجیے، اور میرے لیے اپنی تقدیر میں برکت فرمایے، اور جو شخص مجھ پر ظلم کرے اس کے مقابلہ میں میری اعانت فرمایے۔ اور اس دشمن کے بارے میں میرا انتقام مجھے دکھایئے اور اس کے ذریعہ

میری آنکھیں ٹھنڈی فرمایے۔

(۲۱۲)

اے اللہ میں آج سے اپنی جان اپنے اہل و مال اور اپنی اولاد کو اور ہر اس شخص کو جو میری طرف سے راہ میں ہو آپ کے سپرد کرتا ہوں، خواہ ان میں سے کوئی غائب ہو یا حاضر ہو۔

(۲۱۳)

اے اللہ ہماری ایمان کے ساتھ حفاظت فرما، اور ایمان کی ہم پر محافظت فرما۔

(۲۱۴)

اے اللہ ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما لیجیے اور ہم سے اپنے فضل کو سلب نہ کیجیے۔ ہم آپ ہی کی جانب راغب ہیں۔

(۲۱۵)

اے اللہ ہم آپ سے سفر کی سختی اور بری واپسی، اور اپنے اہل و مال اور اولاد میں برا منظر دیکھنے سے آپ کی پناہ میں آتے ہیں۔ اے وہ ذات جو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اے وہ ذات جو ہر ارادہ کو فوراً پورا کرتی ہے، اے وہ ذات جو انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے۔ ہمارے اور ہمیں ایذا دینے والوں کے درمیان اپنی طاقت وقوت کے ساتھ حائل ہو جا۔ اے ہر شے کو کفایت کرنے والے اور جس کی ذات سے کوئی کفایت نہ کر سکے۔ اے ارحم الراحمین دنیا و آخرت کی مہمات میں ہماری کفایت فرما۔

(۲۱۶)

اے اللہ جو خیر بھی آپ نازل فرمائیں، یا جو احسان آپ فرمائیں، یا جو نیکی آپ عام فرمائیں، یا جو رزق کشادہ فرمائیں، یا جس گناہ کی مغفرت فرمائیں، یا جس خطا کی پردہ پوشی فرمائیں، اس میں میرا حصہ وافر رکھیے۔ اے میرے اللہ اے وہ ذات جس کے قبضے میں میری پیشانی ہے، اے وہ ذات جو میری تکلیف اور غربت کو جانتی ہے، اے وہ ذات جو میرے فقر و فاقے سے باخبر ہے۔ اے میرے پروردگار میں آپ سے آپ کے حق ہونے، آپ کی پاکیزگی، اور آپ کی عظیم صفات اور آپ کے عظیم ناموں کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں یہ کہ میرے شب و روز کے تمام اوقات اپنے ذکر سے معمور کر دیجیے۔ اور اپنی خدمت سے متعلق اور مربوط کر دیجیے، اور اپنے نزدیک میرے اعمال قبول فرمایے۔ اے وہ ذات جس کا میں محتاج ہوں۔ اے وہ ذات جس کے روبرو میں اپنے حالات کی

شکایت کرتا ہوں۔ اپنی خدمت کے لیے میرے اعضا کو طاقت بخش۔ اور میرے بازوؤں کو پختہ ارادے پر مضبوط فرما دیجیے۔ اور اپنے خوف کی زیادتی میں کوشش کی توفیق بخشیے۔ اور اپنی خدمت میں لگا تار رہنے پر مجھے دوام بخشیے۔ حتیٰ کہ میں یقین کرنے والوں کے خوف کی طرح آپ سے خوف کھانے لگوں اور اپنے پاس مومنین کے جوار میں مجھے مجتمع فرمایے۔

(۲۱۷)

اے اللہ میرے ساتھ جو بھی برائی کا ارادہ کرتا ہے اسے اسی پر لوٹا دیجیے، اور جو میرے ساتھ مکر کرے آپ اس مکر کو اس پر لوٹا دیجیے اور مجھے نصیب کے لحاظ سے اپنے پاس اچھے مرتبے کے اعتبار سے قریب ترین اور اپنے مقربوں میں سے مخصوص ترین بندوں میں سے بنا دیجیے۔ کیونکہ آپ کے فضل کے بغیر اسے کوئی حاصل نہیں کرسکتا۔ اور اپنے جود کے صدقے میں مجھ پر جود و کرم فرمایے اور اپنی بزرگی کے صدقے میں مجھ پر توجہ فرمایے اور اپنی رحمت سے میری حفاظت فرمایے، اور میری زبان اپنے ذکر کے لیے جاری فرمایے، اور میرے دل کو اپنی محبت کا مشتاق بنائیے اور اپنے حسنِ قبول کے ساتھ مجھ پر احسان فرمایے، اور میری خطا معاف فرمایے اور میری لغزشوں کی مغفرت فرما دیجیے۔ یقیناً آپ نے اپنے بندوں کو دعا کا حکم دیا ہے، اور ان کے لیے قبولیت دعا کی ضمانت دی ہے، تو اے میرے پروردگار میں نے اپنا چہرہ آپ کے سامنے جھکا دیا ہے اور اپنے ہاتھ پھیلا دیے ہیں، تو اپنی رحمت سے میری دعا قبول فرما اور میری آرزو پوری فرما۔ اور میری امید منقطع نہ کر۔ اور میرے دشمنوں کے شر سے میری کفایت فرما۔ اے دعا کے سننے والے، اے نعمتیں بہانے والے، اے تکلیفوں کو دور کرنے والے۔ اندھیروں میں گھبرانے والوں کو نور بخشنے والے، اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

(۲۱۸)

اے اللہ میں اپنی طاقت وقوت سے برائت ظاہر کرتا ہوں، اور آپ کی طاقت وقوت کی پناہ میں آتا ہوں، میں آپ کی حمد کرتا ہوں کہ آپ مجھے عدم سے وجود میں لے آئے۔ اور بہت سی مخلوقات پر مجھے فضیلت دی۔ اور اپنی مخلوق کی لگام میرے ہاتھوں میں دی۔ اور مجھے اپنی زمین پر خلیفہ بنایا۔

(۲۱۹)

اے اللہ تنگیوں میں میرا ہاتھ تھام لیجیے (یعنی دستگیری فرمایے) اور مجھ پر حقائق کھول دیجیے، اور جس شے کو آپ پسند فرماتے ہیں مجھے اس کی توفیق عطا فرمایے، اور مجھے لغزشوں سے بچائیے، اور اپنے

احسان کا پردہ مجھ سے نہ ہٹائیے، اور برائیوں کے مقامات سے مجھے محفوظ رکھیے اور حاسد کے مکر سے میری کفایت فرمایے، مدِّ مقابل کی ہنسی سے بچائیے، اور میرے تمام تصرفات میں مجھ پر مہربانی فرمایے، اور تمام اطراف سے اے ارحم الراحمین میری کفایت فرمایے۔

(۲۲۰)

اے اللہ آپ میرا کلام سنتے، میرے مقام کو دیکھتے اور میرے ظاہر و باطن کو جانتے ہیں۔ اور میرے کام میں سے کوئی شے آپ سے مخفی نہیں ہے۔ میں ایک بے بس فقیر، فریاد کناں، پناہ کا طالب اور خوف زدہ، پریشان، آپ کے روبرو اپنے گناہوں کا معترف آپ سے ایک مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں، اور ایک گنہگار ذلیل کی طرح آپ کے سامنے گڑگڑاتا ہوں۔ اور آپ کو ایک دہشت زدہ اور مصائب میں مبتلا کی طرح پکارتا ہوں۔ اس شخص کے پکارنے کی طرح جس کی گردن آپ کے سامنے جھکی ہو، جس کا جسم آپ کا مطیع ہو، اور جس کی ناک آپ کے سامنے خاک آلودہ ہو۔

(۲۲۱)

اے اللہ آپ میرے مؤید اور مددگار بن جائیے، اور مجھ پر مہربان و رحیم ہو جائیے۔ اے سب سے بہتر سوال کے قابل ذات، میں آپ ہی سے اپنی قوت کی کمزوری اور اپنی تدبیر کی کوتاہی کی شکایت کرتا ہوں۔ اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے مجھ پر اپنی قدرت سے رحم فرما۔ اور مجھے ایک لمحہ کے لیے بھی میری ذات کے سپرد نہ کیجیے۔ اے زندہ، اے قائم رکھنے والے، میں آپ کی رحمت سے مدد چاہتا ہوں (تین بار)۔

(۲۲۲)

اے مولا میں نے جب بھی آپ سے آپ کے غلبے اور اپنی عاجزی کے واسطے سے سوال کیا آپ نے مجھ پر رحم فرمایا، اور اب میں آپ کی قوت اور اپنی کمزوری کے واسطے سے، اور مجھ سے آپ کی بے نیازی اور آپ کی طرف اپنی احتیاج کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ میری یہ جھوٹی خطا کار پیشانی آپ کے سامنے ہے۔ میرے علاوہ آپ کے بندے بہت ہیں لیکن میرا آپ کے علاوہ کوئی آقا نہیں۔ آپ سے ہٹ کر آپ کے (در کے) سوا اور کہیں کوئی پناہ گاہ اور ٹھکانا نہیں۔ میں آپ سے ایک مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں۔ اور آپ کے روبرو ایک ذلیل و خاشع گڑگڑانے والے کی طرح گڑگڑاتا ہوں۔ اور ایک خوف زدہ اور مصیبت زدہ کی طرح آپ کو پکارتا ہوں۔ اس شخص کی طرح سوال کرتا ہوں جس کی گردن آپ کے روبرو جھکی ہو اور جس کی ناک آپ کے سامنے خاک

آلود ہو۔ اور جس کی آنکھوں سے آپ کے لیے آنسو جاری ہوں ، اور جس کا دل آپ کا غلام ہوجائے (کہ مجھے پر رحم فرمایے)۔

(۲۲۳)

اے اللہ مجھے عافیت کا لباس پہنایئے تا آنکہ آپ میری زندگی خوشگوار اور مجھے قابلِ مبارکباد بنا دیں۔اور میرے لیے مغفرت کی انتہا فرما کر اسی پر میرا خاتمہ بھی فرما دیجیے، تاکہ گناہ مجھے نقصان نہ پہنچاسکیں اور حصولِ جنت کے سلسلہ میں ہر پریشانی سے میری کفایت فرمایے۔ تاکہ آپ مجھے اس جنت میں پہنچا دیں۔اے ارحم الراحمین اپنی رحمت کے وسیلے سے (میری یہ التجا قبول فرمایے)

(۲۲۴)

اے اللہ مجھے اتنی دنیا عطا فرمایے جس کے سبب آپ مجھے اس کے فتنوں سے محفوظ رکھیں اور جس کے ذریعہ آپ مجھے دنیا والوں سے بے پروا بنا دیں۔ اور وہ دنیا میرے لیے اس شے کی طرف پہنچنے کا ذریعہ ہو جو اس سے بہتر ہے۔ کیونکہ آپ کے عطا کیے بغیر کسی میں کوئی طاقت وقوت نہیں۔

(۲۲۵)

اے اللہ آپ نے مجھے جتنا رزق عطا فرمایا اسی پر مجھے قناعت کی توفیق مرحمت فرمایے اور اس میں برکت عطا فرمایے اور ہر غائب شے کو خیر کے ساتھ میرا ترکہ بنا دیجیے۔

(۲۲۶)

میں اللہ کی تسبیح اور حمد کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد، اس کی ذات کی رضا مندی، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔

(۲۲۷)

اے اللہ میں آپ سے ہر اس بہتری کا سوال کرتا ہوں، جس بہتری کا سوال آپ سے آپ کے بندے اور آپ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ اور میں اس شے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس سے آپ کے بندے اور آپ کے نبی نے پناہ مانگی ہے۔

(۲۲۸)

اے اللہ تو ہی میرے لیے پسند فرما اور تو ہی جو بہتر ہو مجھے چھانٹ کر دے دے۔

(۲۲۹)

اے اللہ! میں تجھ سے ایسی رحمت کا سوال کرتا ہوں جس کی برکت سے تو میرے دل کو ہدایت دے،

میرے کاموں کو اور میرے بکھرے ہوئے معاملات کو سمیٹ لے، میرے غائب کو واپس کر دے، میرے حاضر کو بلند کر دے۔ میرے عمل کو پاکیزہ بنا دے۔ اے اللہ ایسا ایمان و یقین دے کہ جس کے بعد کفر کا امکان نہ رہے اور ایسی رحمت عطا فرما جس کی برکت سے دنیا و آخرت میں تیرے کرم کا شرف حاصل کرسکوں۔ الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ، فیصلے کی کامیابی کا، شہیدوں کی منزلت کا، بلند مرتبہ لوگوں کی زندگی کا اور دشمنوں پر فتح کا۔

اے دلوں کو تسکین بخشنے والے میری درخواست ہے کہ تو جس طرح سمندروں کے درمیان طوفان و حوادث سے بچالیتا ہے اس طرح مجھے جہنم کے عذاب سے ، ہلاکت سے اور آزمائشِ قبر سے بچالے۔

اے اللہ! میں تجھ سے ہر وہ خیر مانگتا ہوں جس سے میری تمنا قاصر رہی ہو یا جس کا میں سوال نہ کرسکا ہوں یا جس تک میری نیت کی رسائی بھی نہ ہوسکی ہو اور جس کا تو نے اپنی مخلوق سے وعدہ کیا ہو یا اپنے بندوں میں سے کسی کو عطا کرنے والا ہو۔

اے رب العالمین یہ سب کچھ تیری رحمت کے واسطے سے مانگتا ہوں۔ اے مضبوط سلسلے والے اور اے صحیح معاملات کے مالک میں تجھ سے روزِ وعید کا امن چاہتا ہوں اور یوم خلود کی وہ جنت مانگتا ہوں جہاں رفاقت ہوحق کی گواہی دینے والے مقربین کی اور رکوع وسجود کرنے والوں کی اور وفائے عہد کرنے والوں کی۔ تو رحیم ہے، محبت والا ہے اور تو جو چاہے وہی کرتا ہے۔ مولا ہم سب کو ایسا رہنما بنا جو خود بھی ہدایت یافتہ ہوں، نہ گمراہ کن، اپنے دوستوں کو دوست اور دشمنوں کا دشمن بنا کر ہم تیرے چاہنے والوں کو بھی تیری چاہت کی وجہ سے چاہیں اور تیرے مخالفوں سے تیری دشمنی کے سبب سے دشمنی رکھیں۔ الٰہی یہ ہے میری دعا اور اس کی قبولیت تیرے ذمہ ہے، یہ میری کوشش ہے اور بھروسا تجھ پر ہی ہے۔ الٰہی میرے قلب میں نور پیدا کر دے بلکہ میری قبر میں میرے سامنے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں، میرے اوپر، میرے نیچے، میرے کان میں، میری آنکھ میں، میرے بالوں میں، میری پوست میں، میرے گوشت میں، میرے خون میں، میرے مغز میں اور میری ہڈیوں میں ہر جگہ نور ہی نور پیدا کر دے۔ میرے نور کو عظمت عطا فرما، مجھے کامل نور عطا فرما اور میرے لیے نور ہی پیدا فرما۔ میں تسبیح کرتا ہوں۔ اس کی جس کے سوا اور کسی کے لیے تسبیح زیبا ہی نہیں۔ اس فضل ونعمت والے کی تسبیح کرتا ہوں۔ بزرگی اور کرم والے کی تسبیح کرتا ہوں اور ذوالجلال والاکرام کی تسبیح کرتا ہوں۔

(۲۳۰)

اے اللہ میری نگرانی فرما اپنی اس آنکھ سے جو سوتی نہیں اور پناہ میں لے لے اپنی اس طاقت کے جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور مجھ پر رحم فرما دے اپنی اس قدرت سے جو تجھ کو میرے اوپر حاصل ہے تاکہ میں ہلاک نہ ہوں اور میری امید بس تیری ہی ذات سے وابستہ ہے۔ بہت سی نعمتیں جو تو نے میرے اوپر فرمائیں اور میں نے ان کا شکر ادا نہ کیا اور کتنی مصیبتوں میں تو نے میری آزمائش کی اور میں نے ان پر کچھ صبر نہ کیا۔ تو اے وہ ذات کہ جب میں نے اس کی نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا تو اس پر بھی اس نے مجھ کو محروم نہ رکھا اور جب اس کی آزمائش پر میں نے صبر نہ کیا تو اس نے مجھ کو رسوا نہ کیا۔ اور اے وہ مہربان کہ جب اس نے مجھے خطا کرتے دیکھا تو بدنام نہ کیا۔ اے خوبیوں کے مالک جو کبھی فنا نہ ہوں گی۔ اور اے انعامات فرمانے والے جس کا بھی شمار نہیں کیا جاسکتا۔ میں تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ درود بھیج سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی اولاد (سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔ اے اللہ ہم دشمنوں اور ظالموں کو تیری ذات ہی کے سہارے سے دفع کرتے ہیں۔ اے اللہ دنیا عطا فرما کر ہمارے دین میں ہماری مدد فرما اور تقویٰ نصیب فرما کر ہماری آخرت میں مدد کر اور میری غیر حاضری میں میرے معاملات کی نگرانی رکھ اور میری موجودگی کے معاملات میری ذات کے سپرد نہ کر، اے وہ بے نیاز بندوں کے گناہ جس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اور ان کو بخش دینا جس کے یہاں کمی کا باعث نہیں ہوتا۔ جو بات تیرے یہاں کمی کا باعث نہیں ہوتی وہ مجھے بخش دے اور جس سے تیرا کچھ بگڑتا نہیں وہ مجھے معاف کر دے۔ تو بڑا داتا ہے، میں تجھ سے مانگتا ہوں مال میں جلد کشادگی اور پسندیدہ صبر اور فراغت کی روزی اور ہر بلا سے عافیت اور تجھ سے پوری پوری عافیت کا طالب ہوں اور تجھ سے ہمیشہ کی عافیت کا طلب گار ہوں اور تجھ سے عافیت پر شکر گزاری کا طالب ہوں اور تجھ سے مانگتا ہوں لوگوں سے بے نیاز ہو جانا اور نہ قوت ہے اور نہ طاقت مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بہت بلند اور بڑی عظمت والا ہے۔ اے میرے رب، اے میرے رب، اے میرے رب۔

درود شریف

(۲۳۱)

اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت نازل فرما سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ ہمیشہ اور اپنی خاص رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ ہمیشہ۔

۲۳۲

اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو منتخب ہوئے سرداری اور رسالت کے لیے، لوح و قلم کی پیدائش سے بھی پہلے۔

۲۳۳

اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو بہترین اخلاق وعادات والے تھے۔

۲۳۴

الٰہی اپنی خاص رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو خاص طور پر مختصر اور جامع کلمات اور خاص خاص حکمتوں سے سرفراز ہوئے۔

اللہ کی حمد توفیق سے درود مبارک پورا ہوا، وصلی اللہ علیٰ نبینا محمد و بارک وسلم